

عمر و عیار کی تلاش

www.pdfbooksfree.pk



www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں
قارئین کے مطالعے اور دعویٰ و اصلاحی مقاصد کے
لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر
استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو
تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی
، قانونی و شرعی جرم ہے۔



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو گھر سے باہر جانے لگا تو اس کی بیوی نے اسے پکارا۔ ”خوابہ..... کہاں جا رہے ہو.....؟“

”مرنے جا رہا ہوں.....“ عمرو نے جل کر کہا۔ بیوی کے ٹوکنے پر اسے ایک دم غصہ آ گیا تھا۔ ”اچھا۔ مرنے سے پہلے مجھے بازار سے گوشت لادو.....“ بیوی نے مسکرا کر کہا۔ ”کیا میرے چالیسویں پر پکنا ہے؟“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

”نہیں۔ چالیسویں پر زردہ اور بریانی پکاؤں گی۔ فی الحال آج دوپہر کے کھانے کے لیے گوشت لادو۔“

”زوجہ..... خدا کا خوف کھاؤ۔“ عمرو نے بے چارگی سے کہا۔

”نہیں..... میں تو گوشت کھاؤں گی۔“ بیوی نے غصے سے کہا۔

”ارے..... میرا مطلب ہے آج منگل ہے..... گوشت نہیں ملے گا۔“

عمرو نے وضاحت کی۔

بیوی نے غصے سے اسے گھورا اور غرائی۔ ”تم جاتے ہو یا میں خود جاؤں؟“

”نہیں۔ تم مت جاؤ۔ لوگ کیا کہیں گے کہ عمرو کی بیوی بازار میں گھوم رہی ہے۔ میں جا رہا ہوں گوشت لینے۔“ عمرو نے گھبرا کر کہا۔ وہ قصاب کی دکان پر پہنچا تو وہ دکان میں بیٹھا چھریاں تیز کر رہا تھا۔ جبکہ وہاں گوشت نظر نہ آ رہا تھا۔

”بھائی صاحب۔ ذرا ایک سیر گوشت دے دو۔“ عمرو نے قصاب سے کہا۔

جملہ حقوق بحق شمع بک ایجنسی کراچی محفوظ ہیں

مصنف — صفدر شاہین
ناشر — شمع بک ایجنسی کراچی
پرتر — خالد پرتر کراچی
سن اشاعت — اپریل 2009ء
قیمت — 20/- روپے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

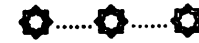
”ٹھیک ہے۔ اگر تم عمرو کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم مسلمانوں کے ملک پر حملہ کر کے انہیں فنا کر ڈالیں گے۔“ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم ایک ہفتہ کے اندر اندر عمرو کو پکڑ کر نہ لائے تو تمہیں انعام کی بجائے پھانسی کی سزا دی جائے گی۔“ کٹولا جادوگر بولا۔ ”مجھے یہ شرط قبول ہے عالی جاہ ایک ہفتہ تو کیا، میں تو عمرو کو صرف دو دن میں گرفتار کر سکتا ہوں۔ یہ فرمائیں کہ عمرو آرزو نہ گرفتار نہ ہو سکتے تو کیا اسے ہلاک کر کے لے آؤں.....؟“

”ہمارا مقصد تو یہی ہے کہ عمرو کو ہمیشہ کے لیے فنا کر دیا جائے۔“ افراسیاب نے ہنس کر کہا۔ ”بے شک تم اس کی لاش لے آنا۔“

”عالی جاہ! عمرو نے گزشتہ جنگ میں میرے باپ کو قتل کیا تھا۔ مجھے اس سے انتقام لینا ہے۔ اس لیے میں عمرو کے جسم کا قیصر بنا کر اس قیصر کے کباب بنانا چاہتا ہوں۔“ کٹولا جادوگر نے کہا۔ ”کیا آپ کھائیں گے؟“

”بکومت گستاخ..... بدتمیز..... ہم عمرو جیسے ناپاک شخص کا گوشت نہیں کھا سکتے.....“ افراسیاب نے غصے سے کہا۔ ”اوہ..... معاف کر دیجئے عالی جاہ.....“ کٹولا جادوگر نے ہنس کر کہا۔

”ارے..... اب دفع بھی ہو جاؤ، احق کہیں کے۔“ ایک وزیر نے کٹولا جادوگر کو ڈانٹا۔ اس کی ڈانٹ سن کر کٹولا جادوگر دربار سے باہر نکل آیا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا اپنے محل پہنچا اور دربان سے بولا۔ ”میں طلسم سے باہر عمرو کو گرفتار کرنے جا رہا ہوں۔ ذرا ہوشیار رہنا۔ گھر میں بھی بتا دینا۔“ دربان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر محل میں داخل ہو گیا۔ کٹولا جادوگر پلٹ کر ایک طرف چل دیا۔



کٹولا قریب آیا تو زمین اتنے زور سے کانپنے لگی جیسے زلزلہ آ رہا ہو۔ عمرو پریشان ہو کر رک گیا۔ قصاب بھی گھبرا گیا۔ ”ارے بھاگو..... بھونچال آ گیا ہے۔“ قصاب گھبراہٹ کے عالم میں چیخا۔ ”بھاگو عمرو بھاگو.....“

”رک جاؤ.....!“ اچانک گبولے سے ایک گر جدار انسانی آواز بلند ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے گبولہ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک آدمی کھڑا دکھائی دینے لگا۔ وہ شکل اور چلیے سے کوئی جادوگر معلوم ہوتا تھا۔ عمرو ہوشیار ہو گیا اور اس نے جلدی سے ذنبیل میں ہاتھ ڈال کر سلیمانی چھتری نکال کر زمین میں گاڑی اور اس کے نیچے بیٹھ گیا۔ اس جادوگر نے قصاب سے پوچھا۔ ”کیا تم کوئی جادوگر ہو؟“

”نہیں۔ میں تو قصاب ہوں۔ گوشت فروش۔“ قصاب نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مگر کون ہو.....؟“

”میں ایک سوداگر ہوں۔ ایران سے یہاں آیا ہوں.....“ اس آدمی نے صر کہا۔ ”یہ چھتری والا کون ہے؟“ عمرو قصاب کے جواب دینے سے پہلے ہی بول پڑا۔ ”تم دونوں بھی چھتری کے نیچے آ جاؤ۔ دھوپ بہت تیز ہے دوستو.....“ قصاب چھتری کے نیچے آ کر بیٹھ گیا..... عمرو نے سوداگر سے کہا۔ ”تم بھی آ جاؤ.....“

کٹولا جادوگر آگے بڑھا۔ مگر چھتری کے نیچے قدم رکھتے ہی ایک دم گرا اور اس کے پاؤں چھتری کے ساتھ چٹ گئے۔ وہ الٹا لٹکتے لگا۔ ”یہ..... یہ کیوں الٹا ہو گیا ہے خواب.....؟“ قصاب نے حیران ہو کر عمرو سے پوچھا۔

”ارے یہی تو وہ بکرا ہے جسے تم نے ذبح کر کے مجھے گوشت دینا ہے اور اس گوشت سے میری بیوی ایرانی کباب بنائے گی..... کبھی کھائے ہیں ایرانی کباب؟“ عمرو کی بات سن کر کٹولا جادوگر بوکھلا گیا۔ اس نے خود کو چھتری سے آزاد

کرانے کے لیے منتر پڑھے۔ مگر ناکام رہا۔ عمرو نے ہنس کر کہا۔ ”اس حالت میں تمہارا کوئی جادو اثر نہیں کرے گا۔ کیونکہ تم اُلٹے لٹک رہے ہو اور جو بھی منتر پڑھتے ہو وہ الٹا ہو جاتا ہے۔ اب جلدی سے اور کچھ بتادو کہ تم کہاں سے اور کیوں آئے ہو؟“

”میں سوداگر ہوں اور ایران سے.....“ کنولا جادوگر کہنے لگا۔

”جھوٹ مت بولو.....“ عمرو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں

کہا۔ پھر اس نے قصاب کے ہاتھ میں موجود چھری لے کر کنولا جادوگر سے کہا۔ ”جلدی بتاؤ..... ورنہ ابھی ذبح کر کے تمہارا گوشت کاٹا اور کھال اتارتا ہوں۔“

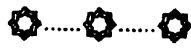
”میرا نام کنولا جادوگر ہے۔“ جادوگر نے خوفزدہ ہو کر کہا۔ ”میں ظلم ہو شربا سے عمرو کو گرفتار کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ عمرو نے چھلی جنگ میں میرے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ اب افرسیاب نے اعلان کیا ہے کہ جو عمرو کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے لائے گا، اسے سہ سالہ رینا جایا جائے گا۔ مگر میں انعام حاصل کرنے کے علاوہ عمرو سے اپنے باپ کی موت کا انتقام بھی لینا چاہتا ہوں، اس کا قیمہ بنا کر کباب کھاؤں گا.....“

”اب میں تمہارا قیمہ بنا کر کباب تیار کروں گا۔ خود بھی کھاؤں گا اور افرسیاب کو بھی کھاؤں گا۔“ عمرو نے ہنس کر کہا۔ ”کیونکہ میں ہی وہ عمرو ہوں جسے تم گرفتار کرنے آئے ہو.....“

”اوہ..... تم عمرو ہو.....؟“ کنولا جادوگر نے گھبرا کر کہا۔ ”عمرو نہیں تو کیا تمہارا باپ ہوں؟“ عمرو نے بگڑ کر کہا۔ پھر قصاب سے بولا۔ ”چلو..... اسے ذبح کرو.....“ کنولا جادوگر خوفزدہ لہجے میں بولا۔ ”عمرو..... مجھے معاف کر دو۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ تم اتنے بڑے عیار ہو۔“

”بکومت.....“ عمرو نے اسے ڈانٹا۔ ”میں نے آج تک اپنے باپ کو معاف

نہیں کیا تو تمہیں کیسے معاف کر سکتا ہوں۔“ عمرو کی بات سن کر کنولا جادوگر چونک پڑا۔ قصاب بھی حیرت سے عمرو کو گھورنے لگا۔



قصاب نے عمرو سے سوال کرنا چاہا مگر اس سے پہلے کنولا جادوگر بول پڑا۔

”عمرو تمہارے باپ نے کیا قصور کیا تھا جو تم نے اسے معاف نہیں کیا۔“

”اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے شادی کی تھی۔“ عمرو نے غصے سے کہا۔

”مگر شادی کرنا تو کوئی جرم نہیں ہے۔“ کنولا جادوگر نے منہ بنا کر کہا۔

”مگر اس نے شادی میری ماں سے کی تھی۔ اس لیے وہ قصور وار ہے۔“ عمرو

بولتا۔ ”نہ وہ شادی کرتا اور نہ میں پیدا ہوتا۔“

کنولا جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”عمرو..... تم بہت دلچسپ آدمی ہو.....“

”نہیں..... تمہیں کس خبیثیت نے بتایا ہے کہ میں دلچسپ آدمی ہوں۔“ عمرو

نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمرو..... واقعی تم بہت مزے دار آدمی ہو.....“ قصاب نے ہنس کر کہا۔

”چل جھوٹے۔“ عمرو نے اسے ڈانٹا۔ ”تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں مزے

دار ہوں۔ کیا تم نے مجھے چکھا ہے یا چاٹا ہے؟“

”میں آدم خور نہیں ہوں..... جو تمہیں چکھوں یا کھاؤں.....“ قصاب نے

ناگواری سے کہا۔ ”البتہ یہ جادوگر شاید آدم خور ہو.....“

”کیا تم آدم خور ہو؟ مجھے کھاؤ گے؟“ عمرو نے کنولا جادوگر سے پوچھا۔

”نہیں عمرو..... میں آدم خور نہیں، بہت رحم دل ہوں۔“ کنولا جادوگر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں بہت ظالم آدمی ہوں۔ رحم دلی تو مجھے چھوڑ کر بھی نہیں

گزری.....“ عمرو غریبا۔“ کیا واقعی؟ یقین نہیں آتا.....“ کنولا جادوگر نے حیران ہو کر کہا۔“ آجائے گا۔ آجائے گا یقین۔“ عمرو سر ہلا کر بولا۔“ ابھی میں تمہارے جسم کا قیہ بناؤں گا اور تمہیں یقین آجائے گا۔“

”حق..... قیہ.....“ کنولا جادوگر خوف سے ہکلا یا۔“ عمرو..... کیا تم مجھے کسی قیمت پر معاف نہیں کر سکتے.....؟“

”ہاں..... قیمت پر معاف کر سکتا ہوں۔“ عمرو نے سر ہلا کر کہا۔“ کتنی قیمت دے سکتے ہو؟ اپنی جان کی؟“

”ایک لاکھ سونے کے سکے.....“ کنولا جادوگر تیزی سے کہا۔“ اچھالاؤ..... دو مجھے..... کہاں ہیں سکے.....“ عمرو نے اس کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔

”میں جیب میں تو نہیں لیے پھرتا، میرے محل میں پڑے ہیں۔“ کنولا جادوگر نے کہا۔“ تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں ایک لاکھ سکے دے دوں گا۔“

”نہیں..... مجھے یہ سودا منظور نہیں ہے۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ پھر قصاب سے بولا۔“ چلو یار..... کرو اسے ذبح اور بناؤ اس کا قیہ.....“

”ارے..... کیوں منظور نہیں۔ تم نے خود ہی تو کہا ہے سکے دینے کے لیے.....“ کنولا جادوگر گھبرا کر بولا۔“ مگر میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتا۔“ عمرو نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔“ کیونکہ تم جھوٹ بہت بولتے ہو۔“

”نہیں عمرو..... یقین کرو۔ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں.....“ کنولا جادوگر بے بسی سے بولا۔“ اچھا..... تم سچے ہو تو بتاؤ کہ تمہارے محل میں کون کون رہتا ہے؟“ عمرو نے پوچھا۔“ میں اور صرف میری بیوی بکھی جادوگر نی.....“ کنولا جادوگر نے بتایا۔“ محل پہنچتے ہی میں تمہیں ایک لاکھ سکے دے دوں۔“

عمرو نے ہنس کر کہا۔“ سنو کنولا جادوگر..... میں عمرو عیار ہوں، عمرو متواتر نہیں کہ تمہاری باتوں میں آجاؤں۔ کیا پتہ تم مجھے طلسم لے جا کر گرفتار کر لو۔ تم مجھے اپنی بیوی کے لیے کوئی ایسی نشانی دو کہ اسے دکھا کر میں اس سے سکے لوں۔ پھر واپس آ کر تمہیں آزاد کر دوں گا.....“

کنولا جادوگر نے کہا۔“ میری انگلی ہی میری نشانی ہے..... کیونکہ یہ طلسمی ہے۔ اس کی موجودگی میں جادو کا اثر نہیں ہوتا..... یہ انگلی تم اسے دکھا دینا۔ بکھی جادوگر نی انگلی دیکھ کر یقین کر لے گی اور ایک لاکھ سونے کے سکے تمہارے حوالے کر دے گی۔“

عمرو نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا جس میں طلسمی انگلی تھی۔ پھر اس نے زنبیل سے سفوف بے ہوشی نکالا اور ایک چنگی میں سفوف لے کر کنولا جادوگر کی ناک پر مل دیا۔ دوسرے ہی لمحے کنولا جادوگر پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ قصاب حیرت سے عمرو کی کارروائی دیکھ رہا تھا مگر وہ خاموش رہا۔ عمرو نے کنولا جادوگر کو چھتری سے جدا کر کے زمین پر ڈالا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور زبان میں ایک سوئی پیوست کر دی تاکہ وہ ہوش میں آ کر جادو نہ کر سکے۔ اس کے بعد اس کی انگلی سے طلسمی انگلی اتار کر اپنی انگلی میں پھنک لی۔“ تم اب واپس شہر جاؤ.....“ اس نے قصاب سے کہا۔“ میرے گھر میں میری بیگم کو بتا دینا کہ میں گوشت لینے طلسم ہوشیار جا رہا ہوں.....“ اس کی ہدایت سن کر قصاب چھتری کے نیچے سے نکلا اور واپس شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔



طلسم ہوشربا کے ایک شاعر محل کے خولہ صورت اور بچے ہوئے کمرے میں ایک نوجوان عورت بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔ وہ کنولا جادوگر کی بیوی تھی اور اسے

جادوگر سے شادی کر لو گی اور وہ تمہارا شوہر بن کر میرے محل اور دولت پر قبضہ کر لے گا۔ اور یہ میں مرنے کے بعد بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ تم کسی دوسرے سے شادی کرو۔۔۔۔۔“

”نہیں سر تاج۔۔۔۔۔ تم مر بھی جاتے تو میں دوسری شادی ہرگز نہ کرتی۔“ بکھی جادوگر نے بولی۔ ”میں بھوکے تھی رہ لیتی۔ مگر شادی کبھی نہ کرتی۔ کیونکہ مجھے صرف تم سے محبت ہے۔ یقین نہ آئے تو بے شک تم چھائی چڑھ کر آزمایا۔“

”تو کیا تم میرے مرنے کے بعد دوسری شادی نہیں کرو گی؟“ کٹولا جادوگر نے حیرت سے پوچھا۔ ”نہیں۔۔۔۔۔ لیکن کرنا بھی پڑی تو تمہاری لاش سے کر لوں گی۔“ بکھی جادوگر نے اٹل لہجے میں کہا۔ ”تم جانتے ہو کہ میں کتنی خندی ہوں۔ میرا باپ مر گیا تھا مگر میں نے دوسرا باپ نہ بنایا، تم تو پھر میرے شوہر ہو، اچھا میں پانی لاتی ہوں تمہارے لیے۔“ وہ کرسی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کٹولا جادوگر مسکرا ہوا تھا۔



بکھی جادوگر نے باورچی خانے میں گئی تو اسے خیال آیا کہ اس کا شوہر سڑ کر کے آیا ہے، اسے پانی کی بجائے شربت پلانا چاہیے تاکہ اس کی تسکین دور ہو جائے۔ چنانچہ اس نے گلاس میں اناروں کا شربت ڈالا اور واپس چل دی۔ کمرے میں آ کر اس نے کٹولا جادوگر کے سامنے شربت کا گلاس رکھا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ کٹولا جادوگر نے میز سے شربت کا گلاس اٹھایا اور پینے لگا۔

”تم عمرو کو پکڑ کر نہیں لائے۔ اب افراسیاب کو کیا جواب دو گے۔“ بکھی جادوگر نے کہا۔ ”وہ تو تمہیں چھائی پر چڑھتا ہے گا۔“

”یہی تو سوچ رہا ہوں بکھی کہ افراسیاب کو کیا منہ دکھاؤں؟ درباریوں کے سامنے کیسے کہہ دوں کہ میں اپنی بیوی کو بیوہ ہونے سے بچانے کے لیے عمرو کو پکڑنے

یہ فکر پریشان کر رہی تھی کہ اگر کٹولا جادوگر عمرو کو گرفتار کر کے نہ لایا تو افراسیاب کٹولا جادوگر کو پھانسی دے کر مار ڈالے گا اور وہ بیوہ ہو جائے گی۔ ابھی تو ان کی شادی کو سال بھی نہیں گزرا اور کوئی بچہ بھی پیدا نہیں ہوا، کٹولا جادوگر مارا گیا تو وہ بیوہ بن کر کیسے زندگی گزار سکے گی۔ طلسم کے رواج کے مطابق کوئی جادوگر بیوہ سے شادی کرنے پر تیار نہیں ہوگا۔ کٹولا جادوگر کی بیوی بکھی جادوگر نے اپنی سوجھوں میں گم تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور کٹولا جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔ ”ارے۔۔۔۔۔ تم آگے سر تاج۔۔۔۔۔“ بکھی جادوگر نے اسے دیکھ کر خوشی سے چلائی۔

”ہاں بکھی۔۔۔۔۔ تمہاری محبت مجھے کھینچ لائی ہے۔“ کٹولا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں واپس آ گیا ہوں۔۔۔۔۔“

”ارے۔۔۔۔۔ تو کیا عمرو کو پکڑ کر نہیں لائے۔۔۔۔۔؟“ بکھی جادوگر نے چوکتے ہوئے پوچھا۔ ”نہیں۔۔۔۔۔“ کٹولا جادوگر نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔ ”پانی لاؤ۔۔۔۔۔“

”مگر میں نے تو سنا تھا کہ اگر تم عمرو کو گرفتار کر کے لائے تو وزیر دفاع اور سپہ سالار اعلیٰ بنادیے جاؤ گے۔“ وہ پریشان ہو کر بولی۔ ”اور اگر عمرو کو پکڑ کر نہ لائے تو افراسیاب تمہیں پھانسی چڑھا دے گا اور میں بیوہ ہو جاؤں گی۔ میری زندگی خوار ہو جائے گی اور کوئی جادوگر مجھ سے شادی کرنے پر رضامند نہ ہوگا۔ کیا تمہیں اس کا پتہ نہ تھا؟“

”ارے۔۔۔۔۔ اسی لیے تو میں عمرو کو پکڑنے کی بجائے راجستھان سے ہی واپس آ گیا ہوں بکھی۔۔۔۔۔“ کٹولا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”راستے میں مجھے تمہارا خیال آیا اور میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ عمرو ہاتھ نہ آئے اور مجھے پھانسی کی سزا دے کر تمہیں بیوہ بنادیا جائے۔ اسی ڈر سے میں عمرو کو پکڑنے کا ارادہ ترک کر کے واپس آ گیا ہوں کہ تم بیوہ ہو گئیں تو تم کسی دوسرے

نہیں گیا۔ سب لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ بہت بے عزتی ہوگی میری۔“ کٹولا جادوگر نے پریشان لہجے میں کہا۔ ”کوئی بہانہ بنا لو اور افراسیاب سے معافی مانگ لو.....“ بکھی جادوگر نے مشورہ دیا۔ ”نہیں..... بہانہ نہیں چلے گا۔“ کٹولا جادوگر نے کہا۔ ”افراسیاب جادو سے حقیقت معلوم کر لے گا اور مجھے چھانسی پر چڑھا دے گا۔“ ”پھر..... کوئی اور ترکیب سوچو۔ تاکہ میں بیوہ ہونے سے بچ جاؤں.....“ ”بکھی جادوگر نے کہا۔ ”ہاں..... میرے دماغ میں ایک ترکیب آگئی ہے۔“ کٹولا جادوگر تیزی سے بولا۔ ”تم یوں کرو کہ دربار چلی جاؤ۔“

”کیوں..... میرے وہاں جانے سے کیا ہوگا.....؟“ ”بکھی جادوگر نے چوٹ کر پوچھا۔ ”سنو تو سہی بیگم.....“ کٹولا جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”دربار جا کر افراسیاب سے کہو کہ میرا شوہر عمرو کو گرفتار کرنے گیا تھا۔ لیکن شہر سے باہر نکلے ہی اس کے پیٹ میں شدید درد ہوا اور وہ گھر واپس آ گیا، اب وہ ایک ہفتہ بعد عمرو کو پکڑنے جائے گا۔ مہلت دی جائے۔“

یہ ترکیب سن کر بکھی جادوگر نے خوشی سے اچھل پڑی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اگر افراسیاب نے کسی کو تصدیق کے لیے یہاں بھیجا تو پھر.....؟“ ”اس کی تم فکر مت کرو جو تصدیق کرنے یہاں آئے گا، اسے میں رشوت دے کر راضی کر لوں گا۔“ کٹولا جادوگر نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ میں ابھی دربار جا کر افراسیاب کو تمہاری بیماری کے بارے میں بتاتی ہوں۔“ ”بکھی جادوگر نے ہنس کر کہا۔ ”تم واپس آؤ گی تو سمجھیں بھی ایک تحفہ دوں گا۔“ کٹولا جادوگر نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ تحفے کا سن کر بکھی جادوگر نے بہت خوش ہوئی۔ اس نے اصرار کیا۔ ”وہ تحفہ کون سا ہے، کہاں ہے؟ دکھاؤ تو سہی۔“

”ارے پھر آ کر تسلی سے دیکھ لیتا۔“ کٹولا جادوگر نے خفا ہو کر کہا۔ ”تحفہ کہیں بھاگا جا رہا ہے یا میں؟“

”اچھا سرتاج..... جانتی ہوں۔ خفا کیوں ہوتے ہو۔“ ”بکھی جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ابھی اور محل سے نکل کر دربار کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد کمرے میں کٹولا جادوگر تہارہ گیا تھا۔ وہ اٹھا اور محل کے کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں اسے سونے کے سکوں سے بھرے پانچ صندوق رکھے دکھائی دیے۔ سونا دیکھ کر اس کی خوشی کے مارے آنکھیں چپکنے لگیں اور منہ میں پانی بھر آیا۔ کیونکہ وہ اصل میں عمرو عیار تھا اور اس نے رنگ و روغن عیاری سے خود کو کٹولا جادوگر کا ہم شکل بنا رکھا تھا جبکہ اصل کٹولا جادوگر اس کی سلیمانی زینیل میں قید تھا۔ اس نے زینیل کا منہ کھولا اور صندوقوں سے سونے کے سکے نکال نکال کر زینیل میں بھرنے لگا۔



طلسم ہو شربا کا شہنشاہ افراسیاب شاہی دربار میں تخت شاہی پر بیٹھا فریاد کرنے والوں کی فریادیں سن رہا تھا کہ اچانک بکھی جادوگر نے دربار میں داخل ہوئی اور سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ”بکھی جادوگر نے تخت کے سامنے پہنچ کر افراسیاب کو ادب سے سلام کیا۔“ ”بکھی جادوگر نے..... تم کچھ پریشان لگ رہی ہو.....“ افراسیاب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ارے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہارا شوہر کٹولا جادوگر عمرو کو گرفتار کر کے لائے گا اور اسے وزیر دفاع اور سپہ سالار اعلیٰ کے عہدہ پر فائز کیا جائے گا۔“

”عالی جاہ! میں اس لیے پریشان ہوں کہ میرا شوہر کٹولا جادوگر بہت بیمار ہے۔“ ”بکھی جادوگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔“

”اوه..... یہ تم کیا کہہ رہی ہو بگھی.....“ افراسیاب نے چوکتے ہوئے کہا۔
”یہاں سے تو وہ عمر و کو گرفتار کرنے کے لیے روانہ ہوا تھا۔“

”جی ہاں حضور..... یہ درست ہے۔ لیکن شہر سے باہر نکلتے ہی اس بے چارے کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور وہ واپس آ گیا۔ اب گھر میں اس کا علاج ہو رہا ہے۔ اس نے مجھے آپ کی خدمت میں یہ درخواست کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ اسے ایک ہفتے کی مہلت دی جائے، تندرست ہوتے ہی وہ عمر و کو گرفتار کرنے چلا جائے گا۔“ بگھی جادوگر نے بتایا۔ ”اچھا! ٹھیک ہے۔ اس کی درخواست منظور کی جاتی ہے۔ وہ ایک ہفتہ آرام کر لے۔“ افراسیاب نے کہا۔

پھر اس نے وزیر سے کہا۔ ”گھونسلہ جادوگر..... تم جاؤ اور کٹولا جادوگر کی عیادت کرو۔ اگر وہ زیادہ بیمار ہو تو سرکاری خرچ پر اس کا بہترین علاج کراؤ۔ کیونکہ ہمیں اس کی بے حد ضرورت ہے۔ اس وقت عمر و کو گرفتار کرنے کی اس کے سوا کسی میں ہمت نہیں ہے۔ وہ ہمارے تمام درباریوں میں سب سے بہادر اور جری آدمی ہے۔“

گھونسلہ جادوگر نے افراسیاب کا حکم سن کر بگھی جادوگر سے کہا۔ ”تم چلو اور کٹولا جادوگر کو بتاؤ کہ میں اس کی عیادت کے لیے آ رہا ہوں۔“ بگھی جادوگر نے افراسیاب کو سلام کیا اور دربار سے نکل کر واپس چل دی۔ اپنے محل پہنچ کر وہ دروازے پر موجود دربان سے بولی۔ ”گھونسلہ جادوگر آنے والا ہے۔ جب وہ آئے تو اسے باہر ٹھہرا کر پہلے ہمیں اطلاع دینا تاکہ میں اس کے لیے شربت پانی کا انتظام کر لوں۔“ یہ ہدایت کر کے وہ محل میں داخل ہوئی۔ وہ کمرے میں پہنچی تو کٹولا جادوگر بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ ”کیا خبر لائی ہو بگھی بیگم.....؟“ اس نے بگھی جادوگر سے سوال کیا۔

بگھی جادوگر نے جواب دیا۔ ”افراسیاب نے تمہیں ایک ہفتہ آرام

کرنے کی مہلت تو دے دی لیکن اس وقت طلسم میں تمہارے سوا کوئی ایسا بہادر جادوگر موجود نہیں ہے جو عمر و کو گرفتار کرنے کی ہمت رکھتا ہو، اس لیے افراسیاب کو تمہاری بے حد ضرورت ہے۔“

”اچھا پھر..... آگے بتاؤ۔“ کٹولا جادوگر نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔
”پھر یہ کہ اس نے اپنے وزیر گھونسلہ جادوگر کو تمہاری عیادت اور سرکاری خرچ پر بہترین علاج کرانے کا حکم دیا ہے۔“ بگھی جادوگر نے بتایا۔
”کیا واقعی.....“ کٹولا جادوگر نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں سر تاج..... وہ چند منٹ میں یہاں پہنچنے والا ہے۔“ بگھی جادوگر نے بولا۔ ”میں نے دربان کو ہدایت کر دی ہے کہ جب گھونسلہ جادوگر آئے تو اسے باہر ٹھہرا کر پہلے مجھے اطلاع دے تاکہ اس کے لیے شربت چائے کا انتظام کر لوں۔“
”ارے بگھی بیگم..... یہ تو بہت برا ہوا۔“ کٹولا جادوگر نے پریشان لہجے میں کہا۔ ”ہو سکتا ہے وہ رشوت نہ لے۔ کیونکہ وہ خود وزیر ہے۔“

”ہاں..... وزیر تو بہت دولت مند ہوتا ہے۔ وہ رشوت قبول نہیں کرے گا۔“ بگھی جادوگر نے فکر مند ہو کر بولی۔ ”اچھا..... دیکھا جائے گا۔ تم اس کے لیے شربت کا جگ یہاں لا کر رکھو۔“ کٹولا جادوگر نے کہا۔
بگھی جادوگر نے کمرے سے باہر گئی اور شربت کا جگ لا کر میز پر رکھ دیا۔



چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اچانک دربان کمرے میں داخل ہوا اور کٹولا جادوگر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ”میرے آقا..... وزیر گھونسلہ جادوگر آپ کی عیادت کے لیے آ گیا ہے۔“ دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

اسے روک دیا۔ ”نہر دگھونسلہ بھائی.....“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”آج کل موسم خراب چارہا ہے۔ شربت سے زکام ہو جاتا ہے۔ اس میں زکام کی دوا ملا لو۔“ یہ سن کر گھونسلہ جادوگر نے شربت پیئے بغیر گلاس میز پر رکھ دیا۔



کٹولا جادوگر نے جیب سے ایک پڑیا نکالی اور اس میں موجود سفوف کی ایک چٹکی ملے کر شربت کے گلاس میں ڈال دی۔ پھر اسے ہلانے لگا۔ سفوف گھول کر اس نے گھونسلہ جادوگر سے کہا۔ ”لو..... اب بے فکر ہو کر پیو.....“

گھونسلہ جادوگر نے شربت پیتے ہوئے کہا۔ ”یہ دوا تم نے کہاں سے لی۔ بہت خوش ذائقہ ہے۔“

”یہ دوا مجھے پرستان کے ایک مشہور حکیم نے دی تھی۔“ کٹولا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اس کی وجہ سے مجھے آج تک کبھی نزلہ، زکام بلکہ بخار تک نہیں ہوا۔ میں ہمیشہ شربت میں یہ دوا گھول کر پیتا ہوں.....“ گھونسلہ جادوگر نے شربت پیا۔ لیکن گلاس خالی کرتے ہی اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر کرسی سے نیچے آگرا۔ یہ دیکھ کر بکھی جادوگر نے بے حد حیران ہوئی مگر خاموش رہی۔

”اب میں اسے اس کے محل پہنچاؤں گا، بکھی بیگم۔ اس کا محل کہاں ہے؟“

کٹولا جادوگر نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔ ”اس کا محل اسی سڑک کے موڑ پر ہے۔ نیلے مینار والا۔“ بکھی جادوگر نے جواب دیا۔ ”مگر اس کی بیوی لذیذہ جادوگر نے سے کیا کہو گے؟“

”یہی کہوں گا کہ گھونسلہ جادوگر چلتے چلتے راستے میں اچانک گر کر بے ہوش ہو گیا ہے۔“ کٹولا جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے..... اسے اندر بھیج دو۔ میرا پوچھے تو کہنا کہ میں بیمار ہوں۔ ورنہ اس کے استقبال کے لیے دروازے پر آتا.....“ کٹولا جادوگر نے کہا۔ دربان پلٹ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کٹولا بیماروں کی طرح بستر پر دراز ہو کر کراہنے لگا اور بکھی جادوگر نے اس کے سر ہانے پیٹنے کر اس کا سر دبانے لگی جیسے کٹولا جادوگر واقعی بیمار ہو۔ چند لمحوں بعد وزیر گھونسلہ جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔ بکھی جادوگر نے اسے سلام کیا۔ کیونکہ وہ وزیر تھا۔ کٹولا جادوگر نے بھی سلام کیا۔ اس کے منہ سے کراہیں خارج ہو رہی تھیں جیسے تکلیف میں مبتلا ہو۔

”آہ..... معاف کرنا گھونسلہ بھائی..... تکلیف کے صوب میں تمہارے استقبال کے لیے باہر نہیں آسکا۔“ اس نے کراہتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں کٹولا جادوگر..... استقبال تو بڑے افسروں کا کیا جاتا ہے۔“ گھونسلہ جادوگر نے کہا۔ ”بکھی تم بھی بڑے افسر ہو۔ افراسیاب کے وزیر ہو۔“ کٹولا جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”مگر تم تو مجھ سے بڑے وزیر بننے والے ہو۔ وزیر دفاع بھی اور سپہ سالار اعلیٰ بھی.....“ گھونسلہ جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”بہر حال شہنشاہ افراسیاب کو تمہاری بڑی فکر ہے۔ اس نے مجھے تمہاری عیادت کے لیے بھیجا ہے۔ کیسی طبیعت اب.....؟“

”علاج کر رہا ہوں۔ اب پہلے سے کچھ آرام ہے۔“ کٹولا جادوگر کراہتا ہوا بولا۔ ”بیٹھو تیار.....“ گھونسلہ جادوگر کرسی پر بیٹھ گیا۔ کٹولا جادوگر نے بکھی جادوگر سے کہا۔ ”بکھی بیگم۔ گھونسلہ جادوگر کو پانی پلاؤ۔ چل کر آیا ہے۔“

بکھی جادوگر نے جب سے گلاس میں شربت انڈیلا۔ پھر گلاس گھونسلہ جادوگر کو پیش کر دیا۔ اس نے گلاس لے کر شربت پینا چاہا لیکن فوراً ہی کٹولا جادوگر نے

”پھر لذیذہ جادوگرنی کو بھی بے ہوش کر آؤں گا۔ مگر پہلے تمہیں تختہ دے دیتا ہوں تاکہ میرے جانے کے بعد تم بے چین نہ رہو۔“

”کوئی بات نہیں سرتاج..... واپس آ کر دے دینا۔“ بکھی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”نہیں۔ ابھی لے لو.....“ کٹولا جادوگر نے جیب سے عطر کی شیشی نکالتے ہوئے کہا۔ ”یہ لو..... کوہ قاف کی ملکہ کا عطر ہے جو مجھے افراسیاب نے تختہ کے طور پر دیا تھا۔ اب یہ تم لگایا کرو۔ اس کے لگانے سے تم ہمیشہ جوان رہو گی۔“ بکھی جادوگرنی نے بڑے شوق سے شیشی لے کر کھولی اور عطر سونگھا۔ لیکن سونگھتے ہی بے ہوش ہو گئی۔ کیونکہ وہ عطر نشہ آور تھا اور کٹولا جادوگر کے روپ میں عمرو عیار تھا۔



دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ نیلے مینار والے محل میں وزیر گھونسل جادوگر کی بیوی لذیذہ جادوگرنی دسترخوان پر بیٹھی گھونسل جادوگر کا انتظار کر رہی تھی۔ جب گھونسل جادوگر معمول کے مطابق مقررہ وقت پر کھانا کھانے نہ آیا تو لذیذہ جادوگرنی کو اس پر غصہ آنے لگا۔ اس نے کمرے سے باہر آ کر دربان کو پکارا۔ باہر کھڑا دربان دروازہ کھول کر اندر آیا اور مودبانہ لہجے میں بولا۔ ”کیا حکم ہے بیگم صاحبہ؟“

”تم شاہی دربار جاؤ اور اپنے آقا سے کہو کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جلدی گھر آ کر کھانا کھالو۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔“ اس نے حکم دیا۔ اس کا حکم سن کر دربان محل سے باہر آیا اور دربار کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے سامنے سے گھونسل جادوگر آتا دکھائی دیا۔ دربان نے قدم روک لیے۔ گھونسل جادوگر اطمینان سے چلتا ہوا محل کے دروازے پر آیا۔

”مہرے آقا..... آپ آگئے۔ میں آپ کو بلانے دربار جا رہا تھا۔“ دربان

نے مودبانہ لہجے میں اس سے کہا۔ ”کیوں..... کیا مصیبت آگئی ہے تم پر؟“ گھونسل جادوگر نے غصے سے پوچھا۔ ”مجھ پر نہیں، آپ کی بیگم صاحبہ پر آئی ہے۔“ دربان بولا۔ ”اے بھوک ستا رہی ہے اور وہ کھانے پر آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو دربار سے بلانے جاؤں.....“

”اچھا..... اب تم دربار جاؤ اور افراسیاب کو میری طرف سے اطلاع دو کہ میں کٹولا جادوگر کا علاج کر رہا ہوں۔ اس لیے اب کل ہی دربار میں حاضری دوں گا.....“ گھونسل جادوگر نے دربان کو ہدایت کی۔ دربان سر ہلا کر دربار کی طرف روانہ ہو گیا۔ گھونسل جادوگر محل میں داخل ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہاں دسترخوان پر لذیذہ جادوگرنی بیٹھی تھی۔ گھونسل جادوگر کو دیکھ کر اس نے کہا۔

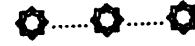
”سرتاج..... آج تو آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کے بغیر کھانا نہیں کھاتی.....“

”مجبوری تھی لذیذہ بیگم.....“ گھونسل جادوگر نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”اوه..... کیسی مجبوری.....؟ لذیذہ جادوگرنی نے چونک کر پوچھا۔

”دربار میں پرستان سے ایک جادوگر آگیا تھا۔ اس کے پاس ”سفوف اولاد“ تھا۔ اس سفوف کو کھانے والی عورت ایک ہفتہ کے اندر اندر ماں بن جاتی ہے اور اس کے بہت خوبصورت بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہماری بھی تو اولاد نہیں ہے نا۔ اس لیے میں نے پرستانی جادوگر کی منت کی کہ وہ اولاد پیدا کرنے والا سفوف مجھے بھی دے۔ پہلے تو اس نے سفوف دینے سے انکار کر دیا۔“

”اچھا..... پھر.....“ لذیذہ جادوگرنی نے تیزی سے پوچھا۔ ”پھر جب شہنشاہ افراسیاب نے میری سفارش کی تو اس جادوگر نے ایک پڑیا

دے دی اور کہا کہ کھانا کھانے سے پہلے اپنی بیگم کو پانی سے کھلا دینا۔۔۔۔۔“ گھونسلا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اچھا۔۔۔۔۔“ لذیذہ جادوگر نے خوش ہو کر بولی۔ ”تو پھر۔۔۔۔۔ جلدی سے مجھے سنوف اولاد دکھا دو۔۔۔۔۔ اس کے بعد میں کھانا کھاؤں گی۔“ اس کی بے تابی اور شوق دیکھ کر گھونسلا جادوگر اپنی جیب سے پڑیا نکالنے لگا۔



گھونسلا جادوگر نے جیب سے ”سنوف اولاد“ کی پڑیا نکالی اور لذیذہ جادوگر نے کو دیتے ہوئے بولا۔ ”یہ پانی میں گھول کر پی لو۔۔۔۔۔“

لذیذہ جادوگر نے پانی میں سنوف گھولتے ہوئے کہا۔ ”اگر لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کا نام جنگہ جادوگر رکھوں گی۔“

”ٹھیک ہے جو دل چاہے نام رکھنا۔“ گھونسلا جادوگر نے ہنس کر کہا۔ ”اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو میں اس کا نام سواری جادوگر رکھوں گا۔“ لذیذہ جادوگر نے بھی ہنسنے لگی۔ پھر اس نے سنوف اولاد ملا پانی پی لیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس کا سر چکرانے لگا۔ ”سرتاج۔۔۔۔۔ سرتاج۔۔۔۔۔ میرا سر چکر رہا ہے۔۔۔۔۔“ وہ بمشکل بولی۔

”فکرت کرو لذیذہ۔۔۔۔۔ سر تو چکرائے گا ہی۔۔۔۔۔“ گھونسلا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر لذیذہ جادوگر نے پر بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی۔ کیونکہ وہ سنوف نشہ آور تھا اور گھونسلا جادوگر کے روپ میں عمرو عیار تھا۔ اس نے کٹولا جادوگر کی بیوی کو بے ہوش کرنے کے بعد رنگ و روغن عیاری سے خود کو گھونسلا جادوگر کا ہم شکل بنایا تھا اور گھونسلا جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے زنبیل میں قید کر لیا تھا۔ اس کے بعد وہ یہاں آیا تھا۔ لذیذہ جادوگر نے بے ہوش ہونے کے بعد عمرو نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پیوست کرنے کے بعد اسے پلنگ کے نیچے

چھپا دیا۔ پھر وہ محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں سوئے چاندی سے بھرے بارہ صندوق رکھے تھے۔ اس نے سارا مال و زر اپنی زنبیل میں بھر لیا اور وہاں سے نکل کر واپس پہلے کمرے میں آگیا۔ وہاں بیٹھ کر اس نے اطمینان سے کھانا کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھ کر محل کے دروازے سے باہر آیا تو وہاں دربان موجود تھا۔ عمرو نے غصے سے کہا۔ ”ارے۔۔۔۔۔ تم ابھی یہیں کھڑے ہو۔۔۔۔۔“

”نہیں حضور۔۔۔۔۔ ابھی ابھی دربار سے واپس آیا ہوں۔“ دربان نے گھبرا کر کہا۔ ”آپ کا پیغام شہنشاہ سلامت کو پہنچا آیا ہوں۔“

”اچھا۔۔۔۔۔ میرا پیغام سن کر افراسیاب نے کیا کہا ہے؟“ عمرو نے پوچھا۔ وہ گھونسلا جادوگر کی آواز میں بول رہا تھا۔

”میرے آقا۔۔۔۔۔ شہنشاہ سلامت نے کہا ہے کہ آپ کٹولا جادوگر کے پاس حکیم کو چھوڑ کر دربار واپس آجائیں۔ آپ سے مشورہ لینا ہے۔“ دربان نے بتایا۔

”اچھا۔۔۔۔۔ اندر بیگم آرام کر رہی ہے۔ جب تک وہ خود تمہیں طلب نہ کرے اندر مت جانا اور نہ کسی دوسرے کو اندر جانے دینا۔“ عمرو نے سخت لہجے میں کہا۔

”بہت بہتر میرے آقا۔۔۔۔۔“ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ”میں کسی کو اندر نہ جانے دوں گا۔“

”اچھا۔ وہ سامنے والا محل کل سے میرا ہو جائے گا۔ اس کی دربانی بھی تم ہی کرنا۔۔۔۔۔“ عمرو نے سامنے والے محل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”مگر وہ تو وزیر جنگ فالودہ جادوگر کا محل ہے۔ میرے آقا۔۔۔۔۔“ دربان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ”ہاں۔۔۔۔۔ پتہ ہے مجھے۔“ عمرو نے بے پروائی سے کہا۔ ”میں محل خریدنے کے لیے فالودہ سے بات کرنے جا رہا ہوں۔“ پھر وہ سامنے والے محل کی

طرف بڑھ گیا جس کے دروازے پر ایک دربان کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔



وزیر جنگ فالودہ جادوگر اپنے محل میں موجود تھا۔ وہ اور اس کی بیوی ناگن جادوگرنی ایک کمرے میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ دربان اندر آیا۔ ”کیا بات ہے..... کیوں آئے ہو۔“ فالودہ جادوگر نے خفا ہو کر دربان سے کہا۔ ”کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں۔“

”مجھے تو پتہ تھا میرے آقا لیکن اسے پتہ نہیں تھا جس نے مجھے.....“ دربان کہنے لگا۔ ”اوہ..... کسے پتہ نہیں تھا؟ کون ہے وہ.....؟“ فالودہ جادوگر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے پوچھا۔ ”میرے آقا..... وہ گھونسلہ جادوگر ہے جو سامنے والے محل میں رہتا ہے۔“ دربان بولا۔ ”وہ آپ سے ملنے آیا ہے۔“

”کیا تم نے اسے بتایا نہیں کہ اس وقت میں کھانا کھا رہا ہوں اور کھانے کے دوران کسی سے ملاقات نہیں کیا کرتا۔“ فالودہ جادوگر نے غصے سے کہا۔

”بتایا تھا حضور.....“ دربان بولا۔ ”مگر اس نے کہا ہے کہ اسے شہنشاہ افراسیاب نے بھیجا ہے اور وہ ایک اہم بات کرنے آیا ہے۔“

”سرتاج..... اس سے مل لو۔“ ناگن جادوگرنی نے فالودہ جادوگر سے کہا۔ ”تم وزیر جنگ ہو۔ ہو سکتا ہے افراسیاب نے جنگ کے سلسلے میں کوئی خاص اطلاع بھیجی ہو یا کوئی اہم پیغام دیا ہو۔ معلوم تو ہو جائے گا کہ وہ کیوں کھانے کے وقت پر آیا ہے۔“

”تم ٹھیک کہتی ہو نیگم.....“ فالودہ جادوگر اس کی بات سمجھ کر بولا۔ ”ضرور کوئی اہم بات ہوگی۔ جس کے لیے بادشاہ نے ایک وزیر کو بھیجا ہے۔“

”ہاں..... اہم نہ ہوتی تو افراسیاب کسی عام سپاہی کو بھیجتا.....“ ناگن جادوگرنی

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اچھا..... جاؤ..... گھونسلہ جادوگر کو اندر بھیج دو.....“ فالودہ جادوگر نے دربان کو ہدایت کی۔ دربان کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد گھونسلہ جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ان دونوں کو سلام کیا۔

”آؤ گھونسلہ جادوگر۔ بیٹھو..... کھانا کھاؤ.....“ فالودہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”شکریہ فالودہ جادوگر..... مجھے بھوک نہیں ہے۔“ گھونسلہ جادوگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”اچھا..... کہو کس اہم بات کے لیے تمہیں افراسیاب نے یہاں بھیجا ہے.....؟“ فالودہ جادوگر نے پوچھا۔ گھونسلہ جادوگر کہنے لگا۔ ”افراسیاب نے پرستان کے بادشاہ سے بے اولاد جادوگروں کے لیے ایک خاص دوا منگوائی ہے۔ چونکہ میں بھی بے اولاد ہوں اور تم بھی اولاد دہرینہ سے محروم ہو، اس لیے افراسیاب نے وہ دوا مجھے بھی دی ہے اور تم دونوں کے لیے بھی بھیجی ہے۔“

”اچھا.....“ ناگن جادوگرنی ایک دم خوش ہو کر بولی۔ ”وہ دوا کہاں ہے بھائی گھونسلہ.....؟“ گھونسلہ جادوگر نے جیب سے ایک پڑیا نکالی اور اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔ ”کھانا کھانے کے بعد یہ دوا پانی میں گھول کر آدھی آدھی تم دونوں پی لو۔“

”پھر..... پھر کیا ہوگا گھونسلہ بھائی.....“ ناگن جادوگرنی نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ ”اس دوا کے اثر سے ایک ماہ بعد بچہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بڑا ہونے کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ ایک سال میں ہی جوان ہو جائے گا۔“ گھونسلہ جادوگر نے بتایا۔ ”اچھا..... پھر کیا ہوگا.....؟“ فالودہ جادوگر نے خوش ہو کر پوچھا۔

”پھر یہی ہوگا کہ تم اس کی شادی کر دینا۔ بہو آجائے گی تو تمہارے گھر میں رونق ہو جائے گی۔“ گھونسلہ جادوگر نے ہنس کر کہا۔

”بہت خوب.....“ ناگن جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے ناگن جادوگرنی

نے ایک گلاس میں پڑیا والی دوا حل کر کے آدھا پانی پیا اور آدھا فالودہ جادوگر کو دے دیا۔ فالودہ جادوگر نے پانی پیای تھا کہ ناگن جادوگر نے بے ہوش ہو گئی۔ ”ارے..... یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے گھونسل جادوگر.....“ فالودہ جادوگر نے گھبرا کر کہا۔

”سات بچے پیدا کرنے کی خوشی میں بے ہوش ہوئی ہے.....“ گھونسل جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اور تم بھی اسی خوشی میں۔ بے ہوش ہونے والے ہو.....“ اسی لمحے فالودہ جادوگر کا سر چکرایا اور وہ بھی بے ہوش ہو گیا۔ کیونکہ دوا نشہ آور تھی اور گھونسل جادوگر اصل میں عمرو عیار تھا۔



شہنشاہ افراسیاب اپنے دربار میں بیٹھا گھونسل جادوگر کا انتظار کر رہا تھا۔ کافی دیر گزرتی مگر گھونسل جادوگر واپس نہ آیا۔ ”گھونسل جادوگر ابھی تک واپس نہیں آیا۔“ افراسیاب نے ایک سپاہی کو حکم دیا۔ ”اسے میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ جلدی یہاں پہنچے۔“ افراسیاب کے حکم پر سپاہی گھونسل جادوگر کو بلانے کٹولا جادوگر کے محل روانہ ہو گیا۔ مگر کچھ دیر کے بعد اکیلا ہی واپس آیا۔ ”گھونسل جادوگر نہیں آیا.....؟“ افراسیاب نے چوتھتے ہوئے اس سپاہی سے پوچھا۔ ”نہیں حضور..... وہ فالودہ جادوگر کے محل گیا ہوا ہے.....“ سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا.....؟“ افراسیاب غرایا۔ ”اس کے پاس کیا فالودہ کھانے گیا ہے؟“

”حضور..... وہ فالودہ جادوگر کے محل کا سودا کرنے گیا ہے.....“ سپاہی نے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”محل کا سودا کرنے؟“ افراسیاب نے حیرت سے کہا۔ ”مگر وہ تو کٹولا جادوگر کا علاج کرانے گیا تھا۔“

”عالی جاہ! مجھے تو اس کے دربان نے یہی بتایا ہے کہ وہ فالودہ جادوگر کا محل

خریدنا چاہتا ہے اور فالودہ سے بات کرنے گیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے دربان نے جھوٹ بولا ہو اور گھونسل جادوگر محل کے اندر آرام کر رہا ہو.....“ سپاہی نے بتایا۔

”نرالا جادوگر۔ جادو سے معلوم کرو، کیا چکر ہے.....“ افراسیاب نے اپنے ایک مشیر کو حکم دیا۔ ”محل خریدنے کے لیے اس کے پاس اتنی دولت کہاں سے آئی؟“

نرالا جادوگر نے افراسیاب کا حکم سن کر ایک منتر پڑھا اور جنگلی بجا کر فرش پر پھونک ماری۔ فوراً ہی فرش سے دھواں اٹھا اور اس میں سے ایک جن کا چہرہ نمودار ہو گیا۔ ”کیا حکم ہے میرے آقا.....؟“ جن نے مؤدبانہ لہجے میں نرالا جادوگر سے پوچھا۔

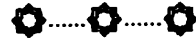
”یہ بتاؤ کہ گھونسل جادوگر کیوں فالودہ جادوگر کا محل خریدنے گیا ہے؟“ نرالا جادوگر نے سوال کیا۔

”میرے آقا..... گھونسل جادوگر محل خریدنے نہیں گیا بلکہ فالودہ جادوگر کا محل لوٹنے گیا تھا۔“ طلسمی جن نے بتایا۔ ”کیونکہ وہ اصل میں گھونسل جادوگر نہیں بلکہ اس کے روپ میں عمرو عیار تھا.....“

”اوہ..... تو گھونسل جادوگر کہاں ہے جس کا عمرو ہمیشہ بنا ہوا ہے؟“ نرالا جادوگر نے پوچھا۔ ”گھونسل جادوگر عمرو کی قید میں ہے میرے آقا.....“ طلسمی جن نے بتایا۔ ”مگر عمرو کہاں سے آگیا طلسم میں.....“ افراسیاب نے پریشان ہو کر پوچھا۔ ”تفصیل سے ساری بات بیان کرو.....“

طلسمی جن کہنے لگا۔ ”عالی جاہ! آپ کے حکم پر کٹولا جادوگر عمرو کو پکڑنے اس کے ملک گیا تھا۔ مگر وہاں عمرو نے اسے بے ہوش کر کے قید کر لیا اور خود کٹولا جادوگر کا ہم محل بن کر طلسم میں آگیا۔ یہاں عمرو نے کٹولا جادوگر کی بیوی کو بے ہوش کر کے اس کی دولت لوٹی۔ پھر گھونسل جادوگر جب اس کی عیادت کے لیے گیا تو اسے بھی

بے ہوش کر کے اس کی شکل میں اس کے محل پہنچا اور اس کی بیوی کو بھی بے ہوش کر کے اس کا محل لوٹا پھر فالودہ جادوگر کے محل گیا اور اسے اور اس کی بیوی کو بے ہوش کر کے ان کا محل لوٹا۔ پھر ان کے دربان سے طلسمی ہوائی گھوڑا بنوایا اور اس پر سوار ہو کر اپنے ملک چلا گیا۔ اب وہ اپنے ملک میں ہے۔“ یہ تفصیل سن کر افراسیاب کو بہت غصہ آیا کہ عمرو طلسم میں آیا اور زندہ بچ کر نکل گیا۔ اس نے دل میں عہد کیا کہ وہ عمرو کو چین سے نہیں بیٹھنے دے گا اور اسے ہلاک کرنے کی کوششیں جاری رکھے گا۔



افراسیاب نے دوسرے روز اپنے وزیروں مشیروں سے مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ عمرو کی گرفتاری کے لیے دوسرے ملکوں کے جادوگروں کو دعوت دی جائے تو شاید ان میں سے کوئی کامیاب ہو جائے۔ طلسم ہو شر با کے جادوگروں پر عمرو کا خوف سوار ہے۔ اس لیے وہ عمرو کو کبھی گرفتار نہیں کر سکتے بلکہ جو بھی کوشش کرے گا، وہ عمرو کے ہاتھوں مارا جائے گا۔

افراسیاب کو یہ مشورہ پسند آیا اور اس نے دوسرے ملکوں کے جادوگروں کو پیغام بھیجا کہ اگر وہ عمرو کو پکڑ کر اس کی خدمت میں پیش کریں تو انہیں وہ اپنا داماد بنا کر اپنا وزیر مقرر کر دے گا۔ اس پیغام کے ملنے پر دوسرے ملکوں کے جادوگروں نے عمرو کو پکڑنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ان میں سے ایک یونان کا سب سے طاقتور جادوگر بھی تھا۔ اس کا نام کر یلا جادوگر تھا۔ کر یلا جادوگر کے جسم پر منجمی منجمی گلشیاں تھیں جو گرمی دانوں جیسی مگر گرمی دانوں سے ذرا بڑی تھیں اور چہرے سے لے کر پیروں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ لیکن لباس کی وجہ سے صرف چہرے، گردن اور ہاتھ پاؤں پر ہی نظر آتی تھیں۔ انہی دانوں کی وجہ سے اس کا نام کر یلا جادوگر مشہور

تھا۔ وہ عمرو کو گرفتار کرنے کے ارادے سے بھیس بدل کر عمرو کے ملک پہنچا اور اس کے گھر کی حاشیٰ لینے لگا۔ اتفاق سے عمرو اس وقت ترکاری خریدنے بازار آیا ہوا تھا۔ اس کی بیگم نے فرمائش کی تھی کہ وہ اسے کزیلے لادے، آج وہ کزیلے گوشت پکائے گی۔ مرہ سبزی فروش کی دکان پر کھڑا سبزی خرید رہا تھا۔ سبزی فروش نے اسے کر یلوں کے دام بتائے۔ ”ارے..... اتنے مہنگے کزیلے.....“ عمرو دام سن کر حیرت سے بچ پڑا۔ ”خدا کا خوف کھاؤ بھائی.....“

”جو بالکل تازہ اور نئے کزیلے ہیں خواجہ.....“ سبزی فروش بولا۔ وہ عمرو کو جانتا تھا۔ ”لیکن تم نے دام تو اتنے زیادہ بتائے ہیں کہ آج بھی اتنے مہنگے نہیں ہوں گے۔“ عمرو نے غصے سے کہا۔ ”حالانکہ آج تم بیٹھے ہو تے ہیں اور کزیلے کڑوے۔“

”اچھا۔ اگر کزیلے مہنگے اور آج آج ہی پکالو.....“ سبزی فروش نے ہنسا ہوا کہا۔ ”نہیں۔ میں تو کزیلے ہی لوں گا.....“ عمرو نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ ”آدھے دام کر دو۔“

”کیوں کر دوں.....؟ مفت کا مال نہیں ہے خواجہ وہ دیکھو، مفت کا کر یلا۔ اسے پکڑ کر پکالو.....“ سبزی فروش نے دکان کے سامنے سے گزرنے والے کر یلا جادوگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عمرو نے پلٹ کر دیکھا اور ہانک لگائی۔ ”بھائی کر یلے، دیکھو یہ سبزی فروش تمہیں کر یلا کہہ رہا ہے۔“

کر یلا جادوگر نے رک کر غصے سے اسے دیکھا۔ پھر قریب آ کر سبزی فروش سے بولا۔ ”تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں کر یلا ہوں.....؟“

”دراصل یہ گاہک کر یلوں کے داموں پر جھگڑا کر رہا تھا۔ اس لیے میں نے غصے میں آ کر تمہیں کر یلا کہہ دیا.....“ سبزی فروش نے شرمندگی سے کہا۔

بجائے مجھے اس ویران جگہ پر کیوں لائے ہو؟“

”مہمان بنانے اور اس کی خدمت کرنے کے لیے میرا ایک اصول ہے کہ گھر جانے سے پہلے میں معلوم کر لیا کرتا ہوں کہ مہمان کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”چنانچہ تم بھی یونان سے یہاں آنے کا مقصد بتاؤ۔ پھر تمہیں گھر لے جاؤں گا۔“

”ٹھیک ہے۔“ کر یلا جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”پہلے تم یہ بتاؤ کہ عمرو عیار کو جانتے ہو یا نہیں؟“ اس کا سوال سن کر عمرو بے اختیار چونکا..... اور تیزی سے بولا۔ ”ہاں..... ہاں..... اچھی طرح جانتا ہوں اس عیار کو۔ وہ تو میرا اڑلی دشمن ہے۔“

”ادہ..... تمہاری اس سے کیا دشمنی ہے؟“ کر یلا جادوگر حیرت سے بولا۔ ”میں نے ایک بار اسے جادو سے گدھا بنادیا تھا، جب سے وہ میرا دشمن ہے۔ لیکن میں کسی دن اسے جان سے مار ڈالوں گا۔“ عمرو نے غصیلے انداز میں کہا۔ ”یا اسے جادو سے گدھا بنادیا لوں گا۔ ساری عمر ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا پھرے گا.....“

عمرو کو غصے میں دیکھ کر کر یلا جادوگر ہنس پڑا۔ عمرو نے پوچھا۔ ”کیا تمہاری بھی عمرو سے دشمنی ہے؟“

”ہے تو نہیں۔ لیکن اب شروع ہو جائے گی۔“ کر یلا جادوگر ہنستا ہوا بولا۔

”کیوں شروع ہو جائے گی۔ کیا اس نے تمہاری بکریاں چوری کی ہیں؟“

عمرو نے پوچھا۔ ”نہیں..... لیکن دشمنی شروع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں عمرو کو گرفتار کرنے آیا ہوں.....“ کر یلا جادوگر نے جواب دیا۔

”اچھا..... کیا گرفتار کر کے تم نے اس کا اچار ڈالنا ہے کر یلا جادوگر؟“

عمرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ ”ارے نہیں یار.....“ کر یلا جادوگر نے ہنس

”خیر..... کوئی بات نہیں۔ میرا نام کر یلا ہی ہے.....“ کر یلا جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”بے شک تم مجھے فروخت کر دو۔“

اس کے ساتھ ہی کر یلا جادوگر نے کر یلوں کی چھا بڑی کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور بولا۔ ”دیکھو۔ تمہارے سارے کر لیے بک چکے ہیں۔“

سبزی فروش نے چھا بڑی کی طرف دیکھا اور حیرت سے اچھل پڑا۔ کیونکہ چھا بڑی میں ایک کر یلا بھی موجود نہ تھا۔ سب غائب ہو چکے تھے۔ عمرو کو شک ہوا کہ یقیناً کر لیے جادو کے ذریعے غائب کیے گئے ہیں۔ کیونکہ چند لمحے پہلے چھا بڑی کر یلوں سے بھری ہوئی تھی مگر اب خالی نظر آرہی تھی۔ ”تم مجھے یونانی باشندے لگتے ہو.....“ عمرو نے غور سے کر یلا جادوگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ میں یونان سے آیا ہوں۔“ کر یلا جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”مگر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یونانی ہوں.....؟“

”دراصل مجھے جادوگروں کی بڑی پہچان ہے۔ کیونکہ میں خود بھی بہت بڑا اور ماہر جادوگر ہوں۔“ عمرو نے ہنس کر کہا۔ ”تم اس بے چارے سبزی فروش کے کر لیے لو اپس کر دو اور میرے ساتھ چلو۔“

”کیوں.....؟“ کر یلا جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

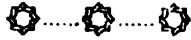
”تمہاری مہمان داری اور خاطر تواضع کر کے مجھے بے حد خوشی ہوگی.....“ عمرو نے کہا۔ کر یلا جادوگر نے چھا بڑی کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور اس میں پھر سے کر لیے نظر آنے لگے۔ تب عمرو نے کر یلا جادوگر کو ساتھ لیا اور ایک طرف چل دیا۔



کر یلا جادوگر نے حیرت سے عمرو کی طرف دیکھا اور بولا۔ ”تم گھر کی

”اچھا..... میں تمہیں یہاں کھڑے کھڑے عمر و عیار کا گھر دکھا دیتا ہوں۔“ عمر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تم بھی کیا یاد رکھو گے؟“

یہ کہہ کر عمر و نے اپنی زنبیل سے سنوف بے ہوشی نکالا اور کر یلا جادو سے بولا۔ ”اس دوا کی ایک چٹکی اپنی ناک میں ڈالو۔ پھر تمہیں عمر و اس کا گھر دکھائی دینے لگے گا۔ یہ بڑی قیمتی، نایاب اور طلسمی دوا ہے۔“ کر یلا جادو گر نے چٹکی بھر سنوف لے کر اپنے دونوں نکتوں میں ڈال کر سانس کھینچا اور دوسرے ہی لمحے پکرا کر زمین پر گر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمر و نے زنبیل سے رسی نکال کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پوست کر دی تاکہ وہ ہوش میں آکر کوئی جادو نہ کر سکے۔ پھر اسے اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالا اور گھر کی طرف چل پڑا۔



عمر و نے گھر پہنچ کر اپنا گھوڑا تیار کیا اور اس پر سوار ہو کر چل پڑا۔ شہر سے باہر آکر وہ طلسم ہوشربا کی طرف سفر کرنے لگا۔ شام کے وقت وہ طلسم ہوشربا کی سرحد کے پاس جا پہنچا۔ وہاں رک کر اس نے زنبیل سے بے ہوش کر یلا جادو گر کو نکالا اور رنگ و روغن عیاری سے اسے اپنا ہم شکل بنانے لگا۔ کر یلا جادو گر کی شکل تبدیل کرنے کے بعد اس نے اپنی شکل تبدیل کی۔ اب کر یلا جادو گر عمر و دکھائی دے رہا تھا۔ عمر و نے کر یلا جادو گر کو اٹھا کر اپنے پیچھے گھوڑے کی پشت پر ڈالا اور باندھنے لگا۔ طلسم ہوشربا کی سرحد پر محافظ جادو گر پہرہ دے رہے تھے۔ عمر و اس وقت کر یلا جادو گر کا ہم شکل بنا ہوا تھا جبکہ اس کے پیچھے گھوڑے پر بندھا کر یلا جادو گر عمر و نظر آ رہا تھا۔ عمر و طلسم ہوشربا کی حدود میں داخل ہوا ہی تھا کہ سامنے سے ایک محافظ آتا دکھائی دیا۔ اس نے عمر و کو روکنے کا اشارہ کیا اور عمر و نے اس کے قریب پہنچ کر گھوڑا روک لیا۔

کر کہا۔ ”ارے..... تم نے اپنا نام تو بتایا نہیں؟“

”میرا نام چوچا جادو گر ہے۔“ عمر و نے بتایا۔ ”باپ کا نام چوچا جادو گر تھا اور دادا کا نام چوچا جادو گر۔ پردادا کا نام یاد نہیں مجھے۔“

”کوئی بات نہیں چوچا جادو گر..... اتنا تعارف ہی کافی ہے۔“ کر یلا جادو گر نے ہنس کر کہا۔ ”میرا نام کر یلا جادو گر ہے۔“

”ماں کا نام بھنڈی جادو گر تھی ہوگا۔“ عمر و نے اپنا اندازہ بتایا۔

”نہیں۔“ کر یلا جادو گر نے منہ بتایا۔ ”اب میں تمہیں اپنی آمد کا اصل مقصد بتاتا ہوں۔ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ کو جانتے ہوتا۔“

”ہاں..... ہاں..... کیوں نہیں۔“ عمر و نے سر ہلا کر کہا۔ ”مجھ سے زیادہ وہ مجھے جانتا ہے۔“

”افراسیاب نے اعلان کیا ہے کہ جو جادو گر عمر و کو گرفتار کر کے اس کی خدمت میں پیش کرے گا، اسے وہ اپنا داماد اور وزیر بنادے گا۔ چنانچہ میں عمر و کو گرفتار کر کے اس کے پاس لے جانا چاہتا ہوں۔“ کر یلا جادو گر نے تفصیل سے اپنا مقصد بیان کیا۔ ”میں یہاں اجنبی ہوں، بازار میں عمر و کا پتہ پوچھتا پھر رہا تھا کہ تم مل گئے۔ مہربانی کر کے مجھے اس کا گھر دکھا دو۔“

عمر و نے ہنس کر کہا۔ ”ارے یار کر یلا۔ گھر دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خود عمر و کو پکڑ کر تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ بلکہ تم شہنشاہ طلسم افراسیاب کو پیغام بھیج دو کہ تم عمر و کو گرفتار کر کے اس کے پاس لا رہے ہو، اس لیے وہ انعام تیار رکھے۔“

”نہیں۔ پہلے تم مجھے عمر و کے پاس لے چلو.....“ کر یلا جادو گر نے کہا۔ ”ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے کہیں بھاگ جائے۔“

میرے محل میں قیام کرو اور مجھے خاطر تواضع کا موقع دو۔“

”تم کون ہو اور تمہارا محل کہاں ہے.....؟“ عمرو نے پوچھا۔

”میرا نام کوچہ جادوگر ہے اور میرا محل شہر میں ہے۔ میں سرحدی محافظوں کا

سردار ہوں۔“ جادوگر نے بتایا۔ ”میں ضرور تمہاری دعوت قبول کرتا کوچہ جادوگر.....“

عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”لیکن میں نے ابھی جا کر عمرو کو افراسیاب کی خدمت

میں پیش کرنا ہے۔“

”اس وقت دربار بند ہے اور افراسیاب اپنے محل میں آرام کر رہا ہوگا۔“

کوچہ جادوگر نے کہا۔ ”تم صبح ہی اس سے مل سکو گے۔“

”اور رات میں کہاں ٹھہروں.....؟“ عمرو نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

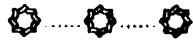
”رات میرے محل میں آرام کرو۔ کوئی فکر مندی والی بات نہیں ہے.....“

کوچہ جادوگر نے ہنس کر کہا۔ ”اچھا چو کا جادوگر۔ چلو.....“ عمرو نے اطمینان کا

سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”میرا نام چو کا نہیں کوچہ جادوگر ہے۔“ کوچہ جادوگر نے منہ

بٹا کر کہا۔ ”میرے پیچھے آؤ.....“ یہ کہہ کر کوچہ جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر خود پر

پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا جسم ایک بھیڑیے میں تبدیل ہو گیا۔



کوچہ جادوگر بھیڑیا بن کر شہر کی طرف دوڑنے لگا۔ عمرو اس کے پیچھے

گھوڑا دوڑانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شہر پہنچ گئے۔ اپنے محل کے دروازے پر پہنچ کر

کوچہ جادوگر بھیڑیا سے پھر انسان بن گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور عمرو کو اندر آنے

کا اشارہ کیا۔ ”کیا گھوڑے سے اتار کر اندر آؤں؟“ عمرو نے پوچھا۔

”نہیں..... گھوڑے سمیت اندر آ جاؤ۔“ کوچہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

”اوبد بخت کون ہے تو اور مجھے روکنے کی کوشش کیوں کی۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا؟“ عمرو

نے سخت لہجے میں اس محافظ سے کہا۔ محافظ ڈر گیا کہ شاید وہ ظلم کا کوئی بڑا افسر ہے۔

اس نے ادب سے کہا۔ ”حضور! میں نے آپ کو پہچانا نہیں ورنہ روکنے کی جرأت نہ

کرتا۔ بس یہاں پہرہ دے رہا ہوں اور میرا نام شامی جادوگر ہے۔“

”کیا تم شام کے وقت پیدا ہوئے تھے.....؟“ عمرو نے اسے گھورتے

ہوئے پوچھا۔ ”نہیں حضور..... یہ تو میرا نام ہے۔“ محافظ ہٹتا ہوا۔

”اچھا تو سنو۔ شامی جادوگر۔ شام ہو چکی ہے ورنہ میں تمہیں اس گستاخی کی

افراسیاب سے سخت ترین سزا دلواتا۔ میرا نام کر یلا جادوگر ہے اور میں افراسیاب کی

سب سے چھوٹی ملکہ بھنڈی جا۔ گرنی کا سب سے بڑا بھائی ہوں۔ ہٹو آگے سے۔“

”مگر افراسیاب کی کسی ملکہ کا نام بھنڈی جادوگر کی نہیں ہے۔“ شامی جادوگر

نے تیزی سے کہا۔ ”ہو سکتا ہے شادی کے بعد افراسیاب نے اس کا نام تبدیل

کر کے ٹنڈی جادوگر کی کر دیا ہو۔“ عمرو نے ہنس کر کہا۔

”اچھا۔ اور یہ تم نے گھوڑے پر کسے باندھ رکھا ہے؟“ شامی جادوگر نے

پوچھا۔ ”ارے..... اسی کو تو میں افراسیاب کی خدمت میں پیش کرنے جا رہا ہوں۔ یہ

عمرو عیار ہے۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ اتنے میں محافظوں کا سردار اسی طرف

آ نکلا۔ اس نے عمرو کو دیکھ کر حافظ شامی جادوگر سے پوچھا۔ ”یہ گھوڑے والا کون ہے؟“

”یہ کر یلا جادوگر ہے جناب۔ عمرو کو پکڑ کر دربار میں پیش کرنے جا رہا ہے۔“

شامی جادوگر نے جواب دیا۔ یہ سن کر سردار کو حیرت ہوئی۔ پھر اس نے شامی

جادوگر کو وہاں سے چلنے جانے کا اشارہ کیا اور عمرو سے بولا۔

”کر یلا جادوگر۔ تم نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس خوشی میں آج رات تم

دل چاہتا ہے کہ اس خوشی میں تمہیں کوئی انعام دوں۔ بولو کیا انعام دوں تمہیں؟“
 ”کر یلا جادوگر..... میں نے انعام کے لالچ میں تمہاری مہمان داری نہیں
 کی.....“ کوچہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ مگر میں دل کے ہاتھوں مجبور
 ہوں کہ تمہیں ضرور کوئی انعام دوں۔“ عمرو بولا۔ ”اچھا۔ اگر تم انعام دیتا ہی چاہتے
 ہو تو مجھے افراسیاب کا وزیر بنوادو.....“ کوچہ جادوگر ہنستا ہوا بولا۔

”میں تمہیں وزیر کیسے بنواسکتا ہوں۔ افراسیاب میری بات گیوں مانے
 گا.....؟“ عمرو نے چو سکتے ہوئے کہا۔ ”اس لیے مانے گا کہ تم نے عمرو کو گرفتار کرنے
 کا عظیم الشان اور ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا ہے۔“ کوچہ جادوگر بولا۔

عمرو نے مسکرا کر کہا۔ ”اچھا۔ عمرو کی گرفتاری پر افراسیاب نے جس انعام کا
 اعلان کر رکھا ہے اس کے مطابق وہ مجھے اپنا داماد اور وزیر بنائے گا۔ لیکن میں صرف
 داماد بنوں گا اور وزارت تمہیں دلا دوں گا.....“

”کیا افراسیاب تمہارے انعام کی وزارت مجھے دے دے گا؟“ کوچہ
 جادوگر نے خوش ہو کر کہا۔ ”ہاں۔ اس کا تو باپ بھی دے گا.....“ عمرو نے سینہ تان
 کر کہا۔ ”عمرو کو گرفتار کر کے افراسیاب پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ وہ پوری سلطنت
 مجھے دے کر بھی اس احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔“

”ہاں۔ یہ بات تو ہے۔“ کوچہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تم نے
 واقعی پورے طلسم ہو شر با پر احسان کیا ہے۔“

”ارے میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے، تمہیں وزیر بنوانے کی۔“
 عمرو نے ایک دم تیزی سے کہا۔

”اچھا۔ جلدی بتاؤ۔ کیا ترکیب ہے؟“ کوچہ جادوگر نے بے تاب ہو کر

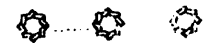
عمرو کل میں داخل ہوا۔ صحن میں آکر اس نے گھوڑا روکا اور اتر کر اس پر
 بندھے اصل کر یلا جادوگر یعنی اپنے ہم شکل کو کھولنے لگا۔ کر یلا جادوگر کا بندھا ہوا
 جسم گھوڑے سے اتار کر اس نے اپنے کندھے پر رکھا اور کوچہ جادوگر کے ساتھ
 کمروں کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے کر یلا جادوگر کو فرش پر
 ڈالا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ کوچہ جادوگر نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک ملازم اندر آیا۔
 ”مہمان کی خاطر تواضع کا انتظام کرو.....“ کوچہ جادوگر نے ملازم کو حکم دیا۔
 ”کیا کھانا لاؤں میرے آقا.....؟“ ملازم نے پوچھا۔

”کھانا چلے گا کر یلا.....؟“ کوچہ دوگر نے عمرو سے پوچھا۔

”بالکل چلے گا۔ بلکہ دوڑے گا۔ جیسے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں
 بھوک سے۔“ عمرو نے ہنس کر کہا۔ کوچہ جادوگر نے ملازم کو کھانا لانا۔“ کا حکم دیا۔ ملازم
 کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند منٹ بعد وہ کھانے سے بھرا طشت لے آیا۔ اس نے
 دسترخوان پر کھانا لگایا۔ عمرو دوپہر سے بھوکا تھا۔ اس لیے فوراً ہی کھانے پر ٹوٹ پڑا۔

کھانے کے بعد کوچہ جادوگر نے ایک لونڈی کو طلب کیا۔ ”مہمان کی خدمت کرو.....“

اس کے پاؤں دباؤ۔ یہ بہت تھکا ہوا ہے.....“ کوچہ جادوگر نے اس لونڈی کو حکم
 دیا۔ ”نہیں نہیں مجھے پاؤں دبانے کی عادت نہیں کوچہ جادوگر.....“ عمرو نے
 تیزی سے کہا۔ ”اس سے مجھے سہم ہو جاتا ہے۔“ کوچہ جادوگر نے حیرت سے عمرو
 کی طرف دیکھا۔ پھر لونڈی کو واپس مانے کا حکم دیا اور وہ کمرے سے نکل گئی۔



”نہایتی کے بازو جانے کے بعد عمرو نے کوچہ جادوگر سے کہا۔“ کوچہ
 جادوگر نے تیزی سے میری بڑی خاطر تواضع کی ہے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں اور میرا

پوچھا۔ ”تم یوں کرو کہ عمرو کو دربار میں لے جاؤ اور افراسیاب کو بتاؤ کہ عمرو کو تم نے پکڑا ہے۔“

”اوہ..... اس سے کیا ہوگا.....؟“ کوچہ جادوگر نے حیرت سے پوچھا۔

”بچہ ہوگا اور تمہیں چاچو کہے گا.....“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ ”ارے پوری بات تو سن لو۔ پہلے ہی بول پڑے ہو۔“

”اچھا..... معاف کر دو..... آگے بتاؤ۔“ کوچہ جادوگر شرمندہ ہو کر بولا۔

”عمرو کو دیکھ کر افراسیاب خوش ہو جائے گا۔ جب وہ انعام دینے لگے تو تم اپنے لیے وزارت مانگ لینا اور مادا مجھے بتا دینا۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے اسے ہدایت کی۔ ”افراسیاب سے کہہ دینا کہ میں تمہارا چھوٹا بھائی ہوں.....“

عمرو کی ترکیب سن کر کوچہ جادوگر بے حد خوش ہوا۔ اس نے کہا۔ ”ٹھیک ہے اب آرام کرو تم..... میں عمرو کو صبح دربار لے جاؤں گا۔“ یہ کہہ کر کوچہ جادوگر اٹھا اور اپنی ڈیوٹی دینے محل سے نکل کر سرحد کی طرف روانہ ہو گیا۔

صبح عمرو سو رہا تھا کہ لوٹنی نے آکر اسے بیدار کیا اور ادب سے بولی۔

”دوسرے کمرے میں ناشتے کے لیے آجائیں۔“

عمرو اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں آیا تو وہاں کوچہ جادوگر بیٹھا تھا۔ اس نے لوٹنی کو ناشتہ لانے کا حکم دیا۔ عمرو بیٹھ گیا۔ لوٹنی نے شاندار ناشتہ لاکر عمرو کے آگے رکھا۔ عمرو نے کوچہ جادوگر سے ناشتے کے لیے کہا تو وہ بولا۔ ”میں ناشتا کر چکا ہوں۔“

عمرو اکیلا ہی ناشتا کرنے لگا۔ ناشتا کرنے کے بعد عمرو نے کوچہ جادوگر سے کہا۔ ”اب تم عمرو کو دربار لے جاؤ، کوچہ جادوگر۔“

”تم بھی چلو نا.....“ کوچہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”بے وقوف

آدی..... میں بعد میں آؤں گا۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ ”کیونکہ میں تمہارے ساتھ گیا تو افراسیاب سمجھ جائے گا کہ عمرو کو میں نے گرفتار کیا ہے۔“

کوچہ جادوگر بہت خوش ہوا۔ اس نے نقلی عمرو کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور محل سے نکل کر شاہی دربار کی طرف چل دیا۔ اس کے جاتے ہی عمرو اٹھا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں اسے سونے چاندی کے سکوں سے بھرے دو صندوق رکھے دکھائی دیے۔ اس نے اپنی سلیمانی زنجیل کا منہ کھولا اور تمام سکے اس میں بھر کر صندوق خالی کر دیے۔ چند منٹ بعد وہ محل سے نکلا اور ایک طرف چلنے لگا۔ تھوڑے فاصلے پر ایک شاندار محل دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے سوچا اس محل کو بھی لوٹ لینا چاہیے۔ ادھر کوچہ جادوگر عمرو کو اٹھاے شاہی دربار میں داخل ہوا تو اس وقت شہنشاہ افراسیاب تخت شاہی پر بیٹھا کسی فریادی کی فریاد سن رہا تھا۔ کوچہ جادوگر نے قریب آکر عمرو کو تخت کے سامنے فرش پر ڈالا۔ پھر افراسیاب کو سلام کیا۔

• ”کوچہ جادوگر..... یہ بے ہوش آدمی کون ہے اور تم نے اس کے ہاتھ پاؤں کیوں باندھے ہیں؟“ افراسیاب نے پوچھا۔ ”کیا یہ کوئی مجرم ہے؟“

”جی ہاں عالی جاہ!“ یہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مجرم ہے.....“ کوچہ جادوگر نے مؤدبانہ لہجہ میں کہا۔ ”آپ نے اعلان کر رکھا ہے کہ جو جادوگر عمرو عیار کو گرفتار کر کے لائے گا اسے ہم اپنا داماد اور وزیر بنائیں گے۔ چنانچہ میں نے ہزار جتن کر کے اور مشکلات میں پڑ کر عمرو کو گرفتار کیا ہے۔ یہ عمرو عیار ہی ہے۔“

کوچہ جادوگر نے خاموش ہو کر عمرو کے چہرے پر بندھا رد مال ہٹایا۔ عمرو کو پہچان کر افراسیاب خوشی سے اچھل پڑا۔ درباریوں نے بھی عمرو کو دیکھ کر خوشی سے نعرے لگائے۔ سب لوگ خوش نظر آ رہے تھے۔ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کوچہ

جادوگر سے کہا۔ ”کوچہ جادوگر..... بلاشبہ تم ہمارے ملک کے سب سے عقل مند اور سب سے بہادر جادوگر ہو کہ تم نے طلسم ہوشربا کے موذی دشمن عمرو کو گرفتار کرنے کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے جسے طلسم کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔“

”ہاں عالی جاہ..... کوچہ جادوگر نے انتہائی ناقابل فراموش کارنامہ انجام دیا ہے۔“ وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”کوچہ جادوگر تم نے طلسم ہوشربا والوں پر احسان عظیم کیا ہے۔“ افراسیاب نے کوچہ جادوگر کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اگر میں بادشاہ نہ ہوتا تو اٹھ کر تمہاری عظمت کو سلام کرتا اور تمہارے ان پیارے پیارے ہاتھوں کو چوم لیتا جن سے تم نے عمرو جیسے مکار اور خطرناک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ تمہارے اس کارنامے پر اگر میں تمہیں پوری سلطنت اور تخت و تاج بھی انعام میں دے دوں تو یہ تمہارے کارنامے کے مقابلے میں کم رہے گا.....“

”بالکل عالی جاہ.....“ وزیر اعظم نے سر ہلا کر افراسیاب کی تائید کی۔ ”اتنے بڑے کارنامے کا ہمارے پاس کوئی بدل نہیں ہے۔“ افراسیاب نے ہنس کر کہا۔ ”لیکن جس انعام کا میں نے وعدہ کر رکھا ہے، وہ تمہیں ضرور ملے گا۔ کوچہ جادوگر۔ چنانچہ آج سے میں تمہیں اپنا وزیر مقرر کرتا ہوں۔ تمہارا مرتبہ تمام وزیروں سے بلند ہوگا اور کل ہی تمہاری شادی اپنی بیٹی سے کر دوں گا.....“

”شکریہ عالی جاہ.....“ کوچہ جادوگر خوش ہو کر بولا۔ ”میری درخواست ہے کہ مجھے صرف اپنا وزیر بنائیں اور میرے بجائے میرے چھوٹے بھائی کو اپنا داماد بنا کر شہزادی حضور سے اس کی شادی کر دیں.....“

”تمہارا بھائی کون ہے؟“ افراسیاب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ”اس کا نام کر یلا جادوگر ہے۔ وہ گھر بیٹھا ہے.....“ کوچہ جادوگر نے بتایا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں بطور داماد تمہارا بھائی منظور ہے۔ جاؤ کر یلا جادوگر کو یہاں لے آؤ۔“ افراسیاب نے سر ہلاتے ہوئے حکم دیا۔

”بہت بہتر حضور..... میں ابھی اسے لے آتا ہوں یہاں.....“ کوچہ جادوگر نے خوش ہو کر کہا۔ ”کوچہ جادوگر..... ذرا جلدی آتا۔“ وزیر اعظم نے ہدایت کی۔ ”تاکہ تمہیں وزارت کا قلم دان دے دیا جائے۔“ یہ سن کر کوچہ جادوگر فوراً ہی دربار سے نکلا اور کر یلا جادوگر کو بلانے اپنے محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔



شاندار محل کے دروازے پر ایک دربان کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ عمرو مجھ گیا کہ وہ کسی سرکاری افسر کا محل ہے۔ وہ محل کی طرف بڑھتا رہا۔ ”یہ محل کس بادشاہ کا ہے؟“ اس نے قریب پہنچ کر دربان سے سوال کیا۔ ”بادشاہ کا نہیں، بادشاہ کے وزیر چالان جادوگر کا ہے.....“ دربان نے مسکرا کر بتایا۔ ”اچھا۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔“ عمرو بولا۔ ”اے میری آمد کی خبر دے دو۔“

”مگر اس وقت گھر میں صرف اس کی بیوی نیلی جادوگر کرنی ہے۔“ دربان نے کہا۔ ”ارے احق دربان۔ میں اسی سے تو ملنے آیا ہوں۔“ عمرو نے ہنس کر کہا۔ ”جاؤ۔ اسے بتاؤ کہ اس کا چچا یونانی جادوگر آیا ہے۔“

”حضور۔ آپ اس کے چچا ہیں تو آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔“ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ”اندر چلے جائیں۔“

اسی لمحے ایک طرف سے کوچہ جادوگر آتا دکھائی دیا۔ عمرو نے دربان سے کہا۔ ”اچھا۔ پہلے میں دربار جا رہا ہوں۔ پھر آؤں گا۔“

یہ کہہ کر عمرو کوچہ جادوگر کی طرف بڑھ گیا۔ کوچہ جادوگر نے قریب آ کر کہا۔

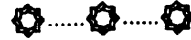
”ارے یا مہربان۔ تم کہاں گھوم رہے ہو؟“

”بس۔ ایسے ہی چہل قدمی کے لیے نکلا تھا۔“ عمرو نے جواب دیا۔

”دربار میں تمہارا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جلدی چلو۔۔۔۔۔“ کوچہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”کیوں۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟“ عمرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”تمہاری مہربانی سے میں وزیر بن گیا ہوں۔۔۔۔۔“ کوچہ جادوگر بولا۔ ”میری سفارش پر افراسیاب تمہیں اپنا داماد بنانا چاہتا ہے اور اس نے تمہیں طلب کیا ہے۔ میں نے افراسیاب کو بتایا ہے کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو۔۔۔۔۔“

”اچھا۔۔۔۔۔ تم چلو۔ میں ذرا اپنی بھتیجی نیلی جادوگرنی سے مل کر آ رہا ہوں۔ لیکن تم افراسیاب سے کہنا کہ میں غسل کر رہا ہوں۔“ عمرو نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔“ کوچہ جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”مگر جلدی آنا۔ ابھی مجھے وزارت کا قلم دان دیا جائے گا۔۔۔۔۔“ یہ کہہ کر کوچہ جادوگر دربار کی طرف چل دیا۔



شاہی دربار کا دروازہ کھلا تھا۔ کوچہ جادوگر دربار میں داخل ہوا اور تخت کے سامنے پہنچ کر اس نے افراسیاب کو سلام کیا۔ ”کیا بات ہے۔“ کریلا جادوگر نہیں لائے جسے ہم نے داماد بنانا ہے تمہاری جگہ۔۔۔۔۔؟“ افراسیاب نے اس سے پوچھا۔ ”عالی جاہ! کریلا جادوگر غسل کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد آ جائے گا۔۔۔۔۔“ کوچہ جادوگر نے ادب سے جواب دیا۔ افراسیاب کے حکم پر کوچہ جادوگر کو وزیر کی کرسی دی گئی۔ وہ کرسی پر بیٹھا تو تمام درباریوں نے اسے وزیر بننے کی مبارک باد دی۔

”اسے ہوش میں لایا جائے۔“ افراسیاب نے فرش پر پڑے عمرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ فوراً ہی ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر عمرو کے چہرے پر بے

ہوشی دور کرنے والی دوا چھڑکی اور اسے ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے یہ اس کے لیے اجنبی جگہ ہو۔

”عمرد۔۔۔۔۔ آخر تم پکڑے ہی گئے۔۔۔۔۔“ افراسیاب نے ہنس کر کہا۔ ”اب تم سے گن گن کر بدلہ لیا جائے گا۔ تم نے ہمارے بہت سے جادوگر کو ہلاک کیا ہے اور بے شمار کولٹا ہے۔ بولو! تمہیں کیسی سزا دی جائے۔۔۔۔۔؟“

جواب میں عمرو خاموش رہا۔ افراسیاب نے سخت لہجے میں دوبارہ پوچھا۔ ”بولو غصیت عمرو۔ تمہیں کون سی سزا دی جائے؟“ اس بار عمرو نے جواب میں اپنی زبان باہر نکال کر اسے دکھائی۔ زبان میں سوئی پیوست تھی جس کی وجہ سے عمرو بولنے سے اچھا رہا تھا۔ ”عمرد کے منہ سے سوئی نکال دو تا کہ یہ بات کر سکے اور اپنے لیے سزا تجویز کر کے ہمیں بتائے۔“ افراسیاب نے ایک سپاہی کو حکم دیا۔

اس سپاہی نے آگے بڑھ کر عمرو کی زبان میں پیوست سوئی نکال دی۔ تب عمرو نے ایک منتر پڑھ کر خود پر پھونکا اور اس کے ہاتھ پاؤں پر بندھی رسیاں ٹوٹ گئیں۔ رسیوں سے آزاد ہو کر عمرو کھڑا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر افراسیاب نے جلدی سے اسے لاکار۔ ”بھانگے کی کوشش مت کرنا عمرو۔“

”عالی جاہ! میں عمرو نہیں ہوں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔“ نقلی عمرو نے شپٹا کر کہا۔ ”کیا ہک رہے ہو عمرو۔۔۔۔۔ کیا ہم اندھے ہیں؟“ افراسیاب غرایا۔

”حضور۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں عمرو نہیں یونان کا کریلا ہوں۔“ عمرو نے پریشان لہجے میں کہا۔ افراسیاب نے بے اختیار ہستے ہوئے کہا۔ ”سزا سن کر تم گھبرا گئے ہو عمرو۔۔۔۔۔ اب تم خود کو کریلا کہو یا بھنڈی۔ ہم نے تمہیں پکا کر تو کھانا نہیں ہے، تمہیں تمہارے جرائم کی سزا دینی ہے جو تم نے ہمارے ملک میں کیے ہیں، بے

شمار دولت لوٹی ہے اور بہت سے افراد قتل کیا ہے۔“

”حضور..... میں کر یلا نہیں بلکہ کر یلا جادوگر ہوں۔“ عمرو نے وضاحت کی۔ ”چپ۔ جھوٹے مکار.....“ افراسیاب غرایا۔ ”کر یلا جادوگر تو غسل کر رہا ہے اور اسے ہم اپنا داماد بنانے والے ہیں۔ کیوں کو چہ جادوگر.....“

”آپ درست فرما رہے ہیں حضور.....“ وزیر کی کرسی پر بیٹھے کو چہ جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”کر یلا جادوگر ابھی یہاں آنے والا ہے۔“

”عمرو..... تم خود کو اب کر یلا کہو یا بیگن کہو، سزا سے نہیں بچ سکتے.....“ افراسیاب نے عمرو کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”عالی جاہ! میں اصلی کر یلا جادوگر ہوں۔“ عمرو نے عاجزی سے کہا۔ ”آپ بے شک جادو کے ذریعے معلوم کر لیں۔ عمرو نے اپنے ملک میں میرے ساتھ دھوکا کیا اور مجھے بے ہوش کر کے اپنا ہم شکل بنادیا۔“ اس کی بات سن کر تمام درباری حیران رہ گئے۔ افراسیاب بھی چونک پڑا۔ پھر طلسمی کتاب اٹھا کر اس میں حقیقت پڑھی اور غصے سے کانپنے لگا۔



طلسمی کتاب میں لکھا تھا۔ ”یہ شخص عمرو کا ہم شکل ہے، اصلی عمرو نہیں بلکہ یونان کا کر یلا جادوگر ہے۔“ افراسیاب نے طلسمی کتاب بند کی اور غضبناک نگاہوں سے کو چہ جادوگر کی طرف دیکھنے لگا۔ درباری اور سلطنت کے عہدہ دار افراسیاب کو غصے میں دیکھ کر سہم گئے۔ وہ حیران تھے کہ افراسیاب اتنا غضبناک کیوں ہو گیا ہے اور طلسمی کتاب میں کیا لکھا ہوا تھا جسے پڑھ کر وہ غصے سے کانپنے لگا۔ ”کو چہ جادوگر..... جھوٹے مکار..... طلسمی کتاب نے بتایا ہے کہ یہ عمرو نہیں اصل کر یلا جادوگر ہے۔“ افراسیاب ایک دم غرایا۔ ”میں حضور..... یہ کیسے ہو سکتا

ہے۔ کو چہ جادوگر نے تیزی سے کہا۔ ”کر یلا تو میرے محل میں ہے.....“ ”تمہارے محل میں کر یلا نہیں کوئی کدو ہوگا کو چہ جادوگر.....“ افراسیاب غصے سے دھاڑا۔ ”بولو..... عمرو کہاں ہے اور اس کر یلا جادوگر کو تم کہاں سے اٹھا کر لائے ہو۔ کرسی سے اتر کر سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ تم وزارت کے لائق نہیں ہو.....“

کو چہ جادوگر کرسی سے اٹھا اور اس کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا ہو گیا۔ پھر عاجزی سے کہنے لگا۔ ”حضور..... میں سچ کہہ رہا ہوں، یہ شخص عمرو ہے۔ اسے کر یلا جادوگر گرفتار کر کے لایا تھا۔ اس نے میری منت ساجت کی تھی کہ اسے آپ کی خدمت میں پیش کر کے خود وزیر بن جاؤں اور اسے آپ کا داماد بنوادوں۔ وہ ابھی آنے ہی والا ہے.....“

”حضور..... یقیناً وہ کوئی عیار ہوگا۔ اصلی کر یلا تو میں ہوں۔“ کر یلا جادوگر نے افراسیاب سے مودبانہ لہجے میں کہا۔ ”ارے میں نے کون سا تمہیں چکھ کر دیکھا تھا..... کہ تم اصلی اور کڑوے کر لیے ہو یا نقلی عمرو ہو.....“ کو چہ جادوگر غصے سے بولا۔

”میں ابھی بتاتا ہوں تمہیں کہ میں کڑوا کر یلا ہوں یا میٹھا کر یلا.....“ کر یلا جادوگر نے اسے ٹھوڑتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پاؤں مارا۔ فوراً ہی فرش سے ایک طلسمی چوہا نکل کر بولا۔ ”کیا حکم ہے میرے آقا.....؟“ ”یہ بتاؤ کہ میں کون ہوں.....“ کر یلا جادوگر نے طلسمی چوہے کو حکم دیا۔ ”اصلی ہوں یا نقلی ہوں.....؟“

”آپ کر یلا جادوگر ہیں میرے آقا..... بالکل اصلی اور خالص کر لیے کی طرح.....“ طلسمی چوہے نے مودبانہ لہجے میں بتایا۔

”اچھا۔ مجھے کس نے بے ہوش کیا اور عمرو کا ہم شکل بنایا اور نقلی کر یلا جادوگر

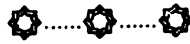
کون ہے.....؟“ کرپلا جادوگر نے دوسرا سوال کیا۔

طلسمی چوہے نے جواب دیا۔ ”آپ کو عمر و عیار نے بے ہوش کر کے اپنا ہم شکل بنایا اور خود آپ کا ہم شکل بنا ہوا ہے میرے آقا۔“ طلسمی چوہے سے حقیقت سن کر سب لوگ حیران رہ گئے۔ کرپلا جادوگر نے طلسمی چوہے پر پھونک ماری اور وہ غائب ہو گیا۔ کوچہ جادوگر اب اور بھی پریشان نظر آ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا گورکھ دھندا چل پڑا ہے۔ ”کوچہ جادوگر.....!“ افراسیاب نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”سن لیا تم نے کجبت۔“ طلسمی چیزیں کبھی جھوٹ نہیں بولتیں۔ جسے تم کرپلا جادوگر سمجھ کر گھر چھوڑ آئے ہو، وہ اصل میں عمر و عیار ہے۔ تمہیں سخت سزا دی جائے گی اور اب اس کرپلا جادوگر کو زہر بنایا جائے گا۔ لیکن پہلے تم جا کر عمر و کو پکڑ کر لاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری دولت تمہارا محل، سب کچھ لوٹ کر فرار ہو جائے۔“

محل اور دولت لوٹے جانے کی بات سن کر کوچہ جادوگر ایک دم گھبرا گیا کیوڑا بٹ نلنے کی تو امید نہیں رہی، دولت بھی ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ چنانچہ اس نے افراسیاب سے کہا۔ ”حضور۔ میں اس کجبت عمر و کو ابھی کان سے پکڑ کر لاتا ہوں۔“ کوچہ جادوگر غضبناک ہو کر دربار سے نکلا اور نیلی جادوگرنی کے محل کی طرف چل دیا۔ اس کے جانے کے بعد افراسیاب نے کرپلا جادوگر کے چہرے پر ایک منتر پھونکا اور اس کی اصل صورت ظاہر ہو گئی۔ اب وہ عمر و کی بجائے کرپلا جادوگر نظر آ رہا تھا۔ تمام درباری اس یونانی جادوگر کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پر کرپلے کی مانند ننھے ننھے دانے تھے۔ ”کرپلا جادوگر۔ اگر تم نے عمر و کو گرفتار کر لیا تھا تو اسے سیدھا ہماری خدمت میں لے آتے۔“ افراسیاب نے کرپلا جادوگر سے کہا۔

”عالی جاہ! میں عمر و کو پکڑنے اس کے ملک گیا تھا مگر اس کی شکل سے واقف

نہ تھا۔“ کرپلا جادوگر کہنے لگا۔ ”عمر و مجھے بازار میں ملا تھا۔ میں نے اس سے عمر و کا پتہ پوچھا تو اس نے خود کو جادوگر بتایا اور کہا کہ وہ عمر و کو پکڑ کر میرے حوالے کر دے گا۔ میں اس ضعیف کی عیاری کو نہ سمجھ سکا اور اس پر اعتبار کر کے اس کے ہمراہ چل پڑا۔ مگر اس نے مجھے ایک جگہ دھوکے سے بے ہوش کر ڈالا۔ اس کے بعد مجھے اب یہاں ہوش آیا ہے۔“ عمر و کی عیاری کا حال سن کر تمام درباری مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ افراسیاب بھی زیر لب مسکرا رہا تھا۔



نیلی جادوگرنی کے دروازے پر آ کر عمر و نے دربان سے کہا۔ ”میں دربار میں بعد میں جاؤں گا، پہلے اپنی بھتیجی سے ملوں گا۔ ہو سکتا ہے بعد میں موقع نہ ملے۔“ عمر و کی بات سن کر دربان نے محل کا دروازہ کھول دیا۔ عمر و نے محل میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔ ”وہ کس کمرے میں ہے۔ ذرا مجھے دکھا دو۔“

”اس وقت تو وہ غسل کرتی ہے۔ شاید غسل خانے میں ہو۔“ دربان نے کہا۔ ”آپ کمرے میں جا کر بیٹھ جائیں۔“

”کیا اندر دوسرے غلام اور کنیزیں نہیں ہیں؟“ عمر و نے پوچھا۔

”نہیں جناب۔ آج ان کی چھٹی کا دن ہے۔ صرف میں ہی ہوتا ہوں اور سارے کام کرتا ہوں۔“ دربان نے جواب دیا۔

”افسوس۔ میں تو ان سب کے لیے برنی لایا تھا۔ اپنے ملک کی سوغات یونانی برنی.....“ عمر و نے اپنی زنبیل سے برنی کا لفافہ نکالتے ہوئے کہا۔ ”خیر تم تو اپنا حصہ کھاؤ۔ ان کا حصہ میں نیلی کو دے جاؤں گا۔ وہ کل آ کر کھالیں گے۔“

یہ کہہ کر اس نے برنی کا ایک ٹکڑا دربان کے حوالے کیا اور بولا۔ ”سچ بتانا۔

حیرت کے پاس ہوتا ہے۔ یہ دیکھئے۔ ”عمرو نے دربان کی آواز میں کہا۔
اس نے اپنی جیب سے عطر کی شیشی نکال کر نیلی جادوگرنی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ ”میں غلط نہیں کہہ رہا ہوں۔ یونانی عطر پوری دنیا میں مشہور ہے پرستان کی پریاں بھی اپنے لیے یونان سے ہی عطر منگواتی ہیں۔“
”اچھا۔ دیکھتی ہوں۔“ نیلی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تم نے اس عطر کی تعریف کر کے مجھ میں شوق پیدا کر دیا ہے۔“ یہ کہہ کر نیلی جادوگرنی نے شیشی کھول کر ناک سے لگائی۔ مگر سونگھتے ہی اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئی۔ کیونکہ برنی کی طرح وہ عطر بھی خواب آور تھا۔ اس کے گرتے ہی عمرو نے اس کے ہاتھ سے شیشی لے کر اپنی جیب میں رکھ لی۔ پھر زنبیل سے رسی نکال کر اس نے نیلی جادوگرنی کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اسے پٹنگ کے نیچے چھپا کر دربان کو دونوں ہاتھوں پر اٹھالیا۔



عمرو بے ہوش دربان کو اٹھا کر محل کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازہ کھلا تھا۔ وہ دروازے پر آیا ہی تھا کہ سامنے سے کوچہ جادوگر تیزی سے اس محل کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اسے دیکھ کر عمرو ہوشیار ہو گیا۔ کوچہ جادوگر کا دوبارہ آنا خطرے کی علامت تھا۔ ”دربان۔ کیا کر یلا اندر ہے؟“ اس نے قریب آ کر عمرو سے پوچھا۔
”نہیں جناب۔ آج بیگم صاحبہ نے کریلے کی بجائے کھیر اپکایا ہے۔“ عمرو نے دربان کی آواز میں جواب دیا۔ ”ارے احمق کے بچے۔۔۔۔۔ میں کر یلا جادوگر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو نیلی جادوگرنی کا بچپا ہے۔“ کوچہ جادوگر نے غصے سے کہا۔
”تو اس میں خفا ہونے والی کیا بات ہے جناب۔“ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

”شیشی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔؟“ دربان نے برنی منہ میں ڈالی اور کھاتا ہوا بولا۔ ”یہ تو بہت لذیذ اور بے حد شیشی ہے جناب۔۔۔۔۔“
دوسرے ہی لمحے اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ عمرو نے تیزی سے اسے اٹھایا اور اپنی زنبیل میں ڈال کر کمروں کی طرف بڑھ گیا۔ غسل خانے سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ عمرو نے ایک کمرے کا رخ کیا اور کمرے میں آ کر دربان کو زنبیل سے نکال کر فرش پر لٹا دیا۔ پھر تیزی سے اس کا لباس اتار کر خود پہنا اور اسے اپنا پہنا دیا۔ پھر اس نے زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ پھر اس نے دربان کی شکل بھی تبدیل کر دی۔ اب وہ خود دربان نظر آ رہا تھا اور دربان کر یلا جادوگر کا ہم شکل بن چکا تھا۔ اس نے دربان کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پیوست کر دی۔ اسی لمحے ایک بڑھیا کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے بال گیلے تھے۔ عمرو سمجھ گیا کہ وہی نیلی جادوگرنی ہے۔ کیونکہ دربان نے بھی بتایا تھا کہ نیلی جادوگرنی اس وقت غسل کرتی ہے اور وہ غسل خانے میں ہوگی۔

”او کجنت دربان۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔“ نیلی جادوگرنی نے عمرو کو دربان سمجھ کر غصے سے کہا۔ ”یہ بندھا ہوا آدمی کون ہے۔۔۔۔۔؟“

عمرو نے دربان کی آواز میں کہا۔ ”بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔ یہ آدمی چوری کرنے اندر کھس آیا تھا مگر میں نے دیکھ لیا اور اسے بے ہوش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے اس کمرے میں لے آیا۔ آپ غسل کر رہی تھیں ورنہ اس کی جیب سے برآمد ہونے والا یونانی عطر آپ کو دے دیتا۔۔۔۔۔“

”یونانی عطر ہے تو کیا ہوا۔ پرستانی عطر تو نہیں ہے نا۔“ نیلی جادوگرنی نے ہنس کر کہا۔ ”مگر یہ بہت قیمتی عطر ہے بیگم صاحبہ۔ ایسا عطر صرف افراسیاب کی ملکہ

میں نے کر یلا کھایا تو نہیں ہے نا.....“

”بکومت..... جلدی بتاؤ“ کوچہ جادوگر نے اسے ڈانٹا۔ ”میں اسے پکڑنے آیا ہوں۔ کیونکہ وہ اصل میں عمرو عیار ہے.....“ عمرو نے بندھے ہوئے دربان کو اس کے سامنے ڈالا اور دربان کی آواز میں بولا۔ ”یہ لیس۔ یہ کر یلا ہے یا کدو ہے، اس نے محل لوٹنے کی کوشش کی تھی۔ مگر بیگم نیلی جادوگر نے اسے پکڑ کر بے ہوش کر دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں اسے افراسیاب کی خدمت میں پیش کر کے انعام پاؤں۔“

”تم مت جاؤ دربان، اسے میں لے جاتا ہوں۔“ کوچہ جادوگر نے خوش ہو کر کہا۔ ”تمہیں میں خود انعام دوں گا۔“

”ٹھیک ہے۔ آپ لے جائیں۔ لیکن افراسیاب سے جو انعام ملے اس کا آدھا مجھے ضرور دیجئے گا۔“ عمرو نے کہا۔ کوچہ جادوگر نے کر یلا جادوگر کے ہم شکل کو اٹھایا اور دربار کی طرف چل دیا۔ عمرو دوبارہ محل میں آیا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں اسے سونے چاندی کی اشرفیوں سے بھرے سات صندوق دکھائی دیئے۔ اس نے ساری اشرفیاں اپنی زینیل میں ڈالیں۔ پھر واپس نیلی جادوگر نے اسے کمرے میں آیا اور اسے پلنگ کے نیچے سے نکال کر رنگ دروغ عیاری سے اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔



افراسیاب اور اس کے درباری بے چینی سے کوچہ جادوگر کا انتظار کر رہے تھے جو نیلی جادوگر نے محل سے عمر کو پکڑنے گیا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد کوچہ جادوگر نکل کر یلا جادوگر کو اٹھائے دربار میں داخل ہوا اور افراسیاب کے تخت کے سامنے آ کر اس نے کر یلا جادوگر کے ہم شکل کو فرش پر ڈال دیا۔

”لیجئے حضور۔ یہ ہے عمرو عیار جو کر یلا جادوگر کا ہم شکل بنا ہوا ہے۔“ اس نے

مودبانہ لہجے میں افراسیاب سے کہا۔ ”بڑی مشکل سے پکڑا ہے۔ اس نے بھاگنے کی کوشش کی تو میں نے اسے بے ہوش کر کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔“

”اچھا.....!“ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا۔ ”عمرو کو پکڑنے کی خوشی میں تمہاری سزا معاف۔ اسے ذرا ہوش میں لاؤ.....“ کوچہ جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر کر یلا جادوگر کے ہم شکل عمرو پر پھونکا اور اسے ہوش آ گیا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ ”اس کا چہرہ صاف کر دوتا کہ اصل شکل ظاہر ہو جائے۔“ افراسیاب نے ایک سپاہی کو حکم دیا۔ اس سپاہی نے کپڑا گیل کر کے عمرو کے چہرے کو صاف کیا اور اس کی اصل شکل دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے۔ کیونکہ وہ عمرو کی شکل نہیں تھی۔

”ارے..... یہ تو میرا دربان ہے.....“ وزیر چالان جادوگر حیرت سے بولا۔

پھر اس نے دربان سے پوچھا۔ ”تمہیں کس نے کر یلا جادوگر کا ہم شکل بنایا تھا.....؟“ دربان نے اپنی زبان دکھائی جس میں سوئی پیوست تھی۔ افراسیاب کے حکم پر کوچہ جادوگر نے اس کی زبان سے سوئی نکال دی۔ ”حضور..... مجھے کر یلا جادوگر نے دھوکے سے بے ہوش کیا تھا۔“ دربان نے چالان جادوگر سے کہا۔

اس نے کہا تھا کہ یونان سے آیا ہے اور آپ کی بیگم نیلی جادوگر نے کاچھا ہے۔ میں نے اس کا احترام کیا اور اسے محل میں داخل ہونے دیا۔ مگر اس نے مجھے یونانی برنی کھلا دی۔ یونانی برنی کھاتے ہی میرا سر چکر ایا اور میں بے ہوش ہو گیا۔“

افراسیاب نے غصے سے کوچہ جادوگر کی طرف دیکھا اور بولا۔ ”کوچہ جادوگر۔ کیا تم نے خود سے باندھا تھا.....؟“

”نہیں حضور.....“ کوچہ جادوگر گھبرا کر بولا۔ ”میرے جانے سے پہلے اس کا ہم شکل دربان اسے باندھ چکا تھا.....“

پچھے جاؤں گا۔“ عمرو نے چالان جادوگر کی آواز میں کہا۔ کوٹوال نے فوراً ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا اور وہاں ایک خوبصورت ہوائی تخت نمودار ہو گیا۔ عمرو اس پر بیٹھ گیا۔ ”حضور۔ کیا میں بھی ساتھ چلوں؟“ کوٹوال نے پوچھا۔

”نہیں۔ تم یہاں ٹھہرو۔ میں ابھی عمرو کو گرفتار کر کے واپس آتا ہوں۔“ عمرو نے چالان جادوگر کی آواز میں کہا۔ پھر اس نے تخت کو اڑنے کا حکم دیا۔ تخت فضا میں بلند ہونے لگا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر عمرو نے تخت کو اپنے ملک چلنے کا حکم دیا اور تخت اس کے ملک کی طرف اڑنے لگا۔



افراسیاب اور اس کے درباری بڑی بے چینی سے چالان جادوگر کا انتظار کر رہے تھے جو اپنے محل سے عمرو کو پکڑنے گیا ہوا تھا۔ کافی دیر گزر گئی اور چالان جادوگر واپس نہ آیا تو افراسیاب کو تشویش ہوئی۔ اس نے طلسمی کتاب پر منتر پھونکا۔ پھر کتاب کھولی اس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ ”چالان جادوگر اپنے محل میں بے ہوش پڑا ہے۔ عمرو اس کا محل لوٹ کر اس کا ہم شکل بن کر طلسمی تخت پر اپنے ملک جا رہا ہے۔“ افراسیاب نے غضبناک ہو کر کتاب بند کی اور سپاہیوں کو حکم دیا۔ ”چالان جادوگر کو لے آؤ۔ وہ اپنے محل میں بے ہوش پڑا ہے۔“

سپاہی دربار سے نکل کر چالان جادوگر کے محل پہنچے تو وہاں اپنے افسر کوٹوال جادوگر کو دیکھ کر حیران ہوئے۔ کوٹوال بھی سپاہیوں کی آمد پر چونکا۔ ”کیسے آئے ہو۔۔۔؟“ اس نے سپاہیوں سے پوچھا۔

”شہنشاہ کا حکم ہے کہ چالان جادوگر کو لے آئیں۔“ ایک سپاہی نے بتایا۔ ”لیکن وہ تو عمرو کو پکڑنے گیا ہوا ہے۔“ کوٹوال نے کہا۔ ”نہیں جناب

”بس تو وہی نکلی دربان ہی اصلی عمرو ہے۔ یقیناً وہ اب نیلی جادوگر کی کو بے ہوش کر کے محل لوٹ رہا ہوگا۔“ افراسیاب نے غضبناک لہجے میں کہا۔ ”جلدی جاؤ چالان جادوگر۔ تمہاری بیوی نیلی جادوگر کی جان خطرے میں ہے۔“

چالان جادوگر نے اپنے دربان کو ساتھ لیا اور فوراً ہی دربار سے نکل کر اپنے محل کی طرف چل دیا۔ راستے میں اسے کوٹوال جادوگر آتا دکھائی دیا تو اس نے کوٹوال کو بھی ساتھ لے لیا۔ اپنے محل پہنچ کر اس نے کوٹوال کو دربان کے ساتھ دروازے پر کھڑا کیا۔ ”اگر عمرو فرار ہونے کی کوشش میں دروازے کی طرف آئے تو پکڑ لینا۔“ اس نے کوٹوال کو ہدایت کی۔ پھر وہ اکیلا ہی محل میں داخل ہوا۔ وہ ایک کمرے میں پہنچا تو وہاں اس کی بیوی نیلی جادوگر بیٹھی تھی۔ ”کیسے آئے ہو۔؟“ اس نے چالان جادوگر کو دیکھ کر پوچھا۔ ”عمرو کو گرفتار کرنے۔“ چالان جادوگر نے کہا۔ ”افراسیاب نے کہا ہے کہ تمہاری بیوی اور محل خطرے میں ہیں۔ کہاں ہے وہ عیار۔۔۔؟“

”اسے میں نے پکڑ کر تہ خانے میں بند کر دیا ہے۔“ نیلی جادوگر نے جواب دیا۔ ”مگر یہ دیکھو۔ کیسا عطر ہے کہ اسے سونگھنے سے میری آنکھیں سفید ہو گئی ہیں۔“ اس نے ایک شیشی چالان جادوگر کو دی۔ چالان جادوگر نے شیشی کھول کر سونگھی اور سونگھتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ کیونکہ وہ عطر بے ہوشی تھا اور نیلی جادوگر کی کے روپ میں عمرو تھا۔ عمرو نے جلدی سے چالان جادوگر کا لباس اتار کر پہنا۔ پھر رنگ و روغن عیاری سے خود کو چالان جادوگر کا ہم شکل بنایا اور چالان جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے پٹنگ کے نیچے چھپا دیا۔ اب وہ خود چالان جادوگر بنا ہوا تھا۔ وہ محل سے باہر آیا تو وہاں کوٹوال جادوگر کھڑا تھا۔ اس نے پوچھا۔ ”کیا ہوا۔۔۔؟“

”جناب! اسے طلسمی تخت بناؤ۔ عمرو محل لوٹ کر بھاگ گیا ہے۔ میں اس کے

..... افراسیاب نے کہا ہے کہ وہ اپنے محل میں بے ہوش پڑا ہے۔“ سپاہی نے ادب سے کہا۔ کوئال حیران ہوا۔ وہ سپاہیوں کے ساتھ محل کے اندر گیا تو ایک کمرے میں چالان جادوگر بندھا ہوا مل گیا جو بے ہوش پڑا تھا۔ ایک پتنگ کے نیچے نیلی جادوگرنی بھی بے ہوش پڑی تھی۔ کوئال پریشان ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ عمرو کی تلاش میں طلسمی تخت پر جانے والا چالان جادوگر کا ہم شکل عمرو عیار تھا۔ وہ سپاہیوں کے ہمراہ چالان جادوگر کو اٹھا کر دربار میں لایا۔ افراسیاب کے حکم پر چالان جادوگر کو ہوش میں لایا گیا اور اس نے بتایا کہ اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔

”حضور۔ میں کوئال جادوگر کو محل کے دروازے پر ٹھہرا کر اندر گیا تو میری بیوی نے عمرو کو بے ہوش کر کے باندھ رکھا تھا۔ میری بیوی نے عمرو کی جیب سے برآمد ہونے والا ایک عطر مجھے دیا جسے سوگتے ہی میں بے ہوش ہو گیا.....“

افراسیاب نے ایک منتر پڑھ کر طلسمی کتاب پر پھونکا اور کتاب کھول کر پڑھنے لگا۔ اس میں لکھا تھا کہ چالان جادوگر کا بیان درست ہے اور عمرو کے لیے طلسمی تخت کوئال جادوگر نے بنایا تھا۔ کیونکہ وہ عمرو کو چالان جادوگر سمجھا تھا۔ افراسیاب نے کتاب بند کر کے کہا۔ ”عمرو طلسم سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اپنے ملک جا رہا ہے۔ لیکن میں اسے گھر نہیں پہنچنے دوں گا.....“

یہ کہہ کر اس نے کوئال جادوگر سے کہا۔ ”معلوم کرو تمہارا تخت اس وقت عمرو کے ملک سے کتنے فاصلے پر ہے.....؟“ کوئال جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پھونکا اور فرش سے طلسمی پتلا نکل آیا۔ کوئال نے پوچھا۔ ”طلسمی تخت کہاں پر ہے؟“ ”میرے آقا..... تخت غائب ہو چکا ہے۔ عمرو نے طلسم سے باہر ایک جگہ سے اتارا اور اس کے اترتے ہی تخت غائب ہو گیا۔“ اتنا بتا کر طلسمی پتلا غائب

ہو گیا۔ افراسیاب نے سر ہلایا اور عمرو کی گرفتاری کے لیے کوئی ترکیب سوچنے لگا۔



طلسم ہوشربا کی سرحد سے باہر آنے کے بعد عمرو کو چانگ خیال آیا کہ کہیں کوئال کو اس کی اصلیت کا علم ہو گیا تو وہ اپنے تخت کو جادو کے ذریعے واپس نہ بلا لے۔ اس خدشہ کے سبب اس نے ایک گاؤں کے پاس تخت کو اترنے کا حکم دیا۔ تخت زمین پر اتر۔ عمرو تخت سے اتر تو تخت ایک دم غائب ہو گیا۔ عمرو پیدل چلتا ہوا گاؤں میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے ایک کسان کے گھر میں بندھے گھوڑے دیکھے تو ایک گھوڑا خرید اور اس پر سوار ہو کر اپنے ملک کی طرف چل دیا۔

چلتے چلتے رات ہو گئی۔ مگر کے بغیر سفر کرتا رہا۔ راستے میں ایک جنگل سے گزرتے ہوئے اتفاق سے اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر ا اور اس کا ایک سم زخمی ہو گیا۔ عمرو نے زخمی گھوڑا وہیں جنگل میں چھوڑ دیا اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ لیکن اندھیرے کے سبب وہ اصل راستے سے ہٹک گیا اور چند منٹ بعد ایک وسیع و عریض قلعہ کے سامنے جا پہنچا۔ قلعے کی فصیل پر بے شمار چراغ جل رہے تھے جن کی روشنی میں آس پاس کا منظر واضح نظر آ رہا تھا۔ عمرو نے ایسا قلعہ پہلے کبھی طلسم ہوشربا کے راستے میں نہیں دیکھا تھا۔ اس لیے وہ یہی سمجھا کہ وہ اصل راستے سے ہٹک کر اس طرف آ نکلا ہے۔ قلعہ کی فصیلوں پر اس قدر چراغاں دیکھ کر اسے خیال آیا کہ یقیناً قلعہ میں کوئی جشن منایا جا رہا ہے۔ کیونکہ چراغاں خوشی کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ وہ حقیقت معلوم کرنے کے لیے قلعے کی طرف چل دیا۔ لیکن قلعے کے پاس پہنچتے ہی چند تلوار بردار سپاہیوں نے اسے گھیرے میں لے لیا۔

عمرو نے طلسم ہوشربا سے باہر آتے وقت خود کو چالان جادوگر کا ہم شکل بنار کھا

تھا۔ لیکن جب گھوڑا خرید کر گاؤں سے لکھا تو اپنی شکل و صورت اور حلیہ تبدیل کر لیا تھا۔ محض اس لیے کہ طلسم کا کوئی جادوگر اس کا پیچھا کرے تو گاؤں والے اس کی نشان دہی نہ کر سکیں۔ اس وقت وہ نو جوان شہزادہ نظر آ رہا تھا اور اس نے شاہانہ لباس پہنا ہوا تھا۔ ”کون ہو تم اور اس طرف کیوں آئے ہو؟“ ایک سپاہی نے سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔ ”کیا اس طرف آنا جرم ہے.....؟“ عمرو نے حیرت سے کہا۔

”پہلے میرے سوال کا جواب دو اجنبی.....“ سپاہی غصے سے بولا۔ ”اچھا تو سنو..... میں شام کا شہزادہ گفٹام ہوں۔“ عمرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ ”شام کے شہزادے ہو.....؟“ پہلے سپاہی نے حیرت سے کہا۔ ”تو اس طرف کیا کرنے آئے ہو؟“ ”قسمت لے آئی ہے۔“ عمرو نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔ ”شکار کے لئے عراق کے جنگل کی طرف جا رہا تھا کہ گھوڑا زخمی ہو گیا اور میں راستہ بھول کر اس طرف آ نکلا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے اور یہاں چراغاں کیوں کیا گیا ہے؟“ ”یہ طلسمی قلعہ ہے اور اس میں طلسم کے بادشاہ کا بڑا داماد پنکھا جادوگر رہتا ہے۔ وہی اس قلعے کا مالک اور حاکم ہے۔ کل اس کی شادی کی پہلی سالگرہ ہے، اس لیے قلعہ کو سجایا گیا ہے۔“ سپاہی نے بتایا۔ ”کل جشن منایا جائے گا.....“

”اچھا.....“ عمرو خوش ہو کر بولا۔ ”پھر تو میں بھی شرکت کروں گا اس جشن سالگرہ میں.....“

”نہیں..... تم تو قلعے میں قدم بھی نہیں رکھ سکتے.....“ دوسرے سپاہی نے سخت لہجے میں کہا۔ ”جادوگروں کے سوا کسی کو قلعے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر تم نے قلعے میں داخل ہونے کی کوشش کی تو گرفتار کر کے پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا.....“

”بکومت.....“ عمرو غرایا۔ ”تم دو نکلے کے سپاہی ہو کر شام کے شہزادے کو روکنے کی جرأت کر رہے ہو۔ میں ضرور قلعے میں جاؤں گا۔“

”کیسے جاؤ گے..... تم تمہیں چھوڑیں گے تو جاؤ گے نا.....“ ایک سپاہی نے ہنس کر کہا۔ ”کیا مطلب؟“ عمرو نے اسے گھورا۔ ”تم کیوں نہیں چھوڑو گے مجھے.....؟“

”اس لیے کہ تم مجرم ہو۔“ اس سپاہی نے کہا۔ ”تم نے ہماری حدود میں قدم رکھ کر بہت بڑا جرم کیا ہے شہزادے۔ جو بھی اجنبی قلعے کے قریب آنے کی کوشش کرتا ہے، اسے گرفتار کر کے سپہ سالار کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ سپہ سالار مجرم کو سزا دیتا ہے یا قلعے کے حاکم پنکھا جادوگر کے سامنے اسے پیش کر دیا جاتا ہے۔ پنکھا جادوگر یا تو مجرم کو چھوڑ دیتا ہے یا پھر سزا دیتا ہے۔“ سپاہی سے تفصیل بن کر عمرو پریشان نظر آنے لگا۔



عمرو جانتا تھا کہ جشن کے موقع پر عورتیں قیمتی زیورات پہنتی ہیں اور دولت کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے وہ اس قلعے والوں کو لوٹنے کا فیصلہ کر چکا تھا کہ لگے ہاتھوں افراسیاب کے داماد پنکھا جادوگر کو بھی کنگال کرتا جائے تاکہ افراسیاب کو عبرت حاصل ہو اور وہ اسے گرفتار کرانے کی کوششوں سے باز آجائے۔ ”یہ تو تم نے بری خبر سنائی ہے۔“ اس نے سپاہیوں سے کہا۔ ”اچھا۔ تم مجھے اندر نہیں جانے دیتے تو واپس ہی جانے دو.....“

”واپس جانے کی اجازت بھی تمہیں صرف سپہ سالار ہی دے سکتا ہے۔“ ایک سپاہی نے سختی سے کہا۔ ”اچھا..... مجھے اس کے پاس لے چلو۔“ عمرو نے کہا۔ ”میں اس سے اجازت مانگ لوں گا.....“

”آرام سے بیٹھ جاؤ۔ سپہ سالار آدھی رات کو گشت کرنے قلعے سے باہر آئے

گا تو تمہیں اس کے سامنے پیش کر دیا جائے گا.....“ دوسرے سپاہی نے کہا۔

عمر و نے ٹھنڈا سانس لیا اور ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ چاروں سپاہی اس کے آس پاس ٹھہرنے لگے۔ چند منٹ بعد عمر و نے اپنی سلیمانی زنجیل سے مٹھائی کا لفافہ نکالا اور اس میں سے برنی نکال کر کھانے لگا۔ سپاہیوں نے اسے برنی کھاتے دیکھا تو ان کے منہ میں پانی آ گیا۔ ”کیا کھا رہے ہو شہزادے.....؟“ ایک سپاہی نے پوچھا۔ ”ایرانی قلاقند اور برنی.....“ عمر و نے جواب دیا۔ ”برنی تو میں نے کھالی ہے۔ اب صرف قلاقند باقی ہے۔ آؤ تم بھی کھاؤ۔ بڑی مزیدار ہے۔“

چاروں سپاہی عمر و کے قریب آ گئے۔ عمر و نے قلاقند کا ایک ایک ٹکڑا انہیں دیا۔ انہوں نے قلاقند کھائی۔ مگر چند لمحوں بعد ہی بے ہوش ہو کر گرنے لگے۔ ان کے بے ہوش ہوتے ہی عمر و نے اٹھ کر ایک سپاہی کا لباس اتار کر پہن لیا۔ پھر زنجیل سے رنگ و روغن عیاری نکال کر خود کو اس سپاہی کا ہم شکل بنالیا۔ اس نے سپاہیوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے ادھر ادھر گھوم پھر کر ایک گہری کھائی تلاش کی اور باری باری ان چاروں کو اٹھا کر اس کھائی میں پھینک دیا۔ کھائی نہ جانے کتنی گہری تھی کہ ان سپاہیوں کے گرنے کی آواز تک نہ آئی۔ ان سے فارغ ہو کر عمر و نے سپاہی کی تلوار ہاتھ میں لی اور ٹھہلتا ہوا قلعے کے ایک دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ جلد ہی وہ دروازے کے پاس جا پہنچا۔ دروازہ بند تھا اور وہاں دو سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔

”درشن جادوگر..... کہاں جانا ہے؟“ اسے دیکھ کر ایک سپاہی نے پوچھا۔

”یار..... میری بیوی بیمار ہے۔ اس کا پتہ کرنے جا رہا ہوں۔“ عمر و نے اس

سپاہی کی آواز میں کہا جس کا ہم شکل بننا ہوا تھا۔ ”دروازہ کھولو.....“

”نہیں درشن جادوگر..... ہمیں اجازت نہیں ہے.....“ ایک سپاہی نے انکار

کرتے ہوئے کہا۔ ”کیا مطلب..... کا ہے کی اجازت یار.....“ عمرو نے حیرت سے کہا۔ ”تمہیں پتہ ہے کہ کووال نے سخت حکم دے رکھا ہے کہ رات کے وقت افسروں کے سوا کسی کے لیے دروازہ نہ کھولا جائے۔“ دوسرے سپاہی نے کہا۔ ”تاکہ عمرو یا اس جیسا کوئی چور ڈاکو قلعے میں ٹھس کر لوٹ مار نہ کر جائے۔ کووال جادوگر آجائے تو اس سے اجازت مانگ لینا۔“

”یار..... اتنی دیر میں چاہے میری بیوی مر جائے؟“ عمرو نے غصے سے منہ بنا کر کہا۔ ”منہ کیوں بگاڑتے ہو درشن جادوگر..... ہم مجبور ہیں۔“ اس سپاہی نے ہنس کر کہا۔ ”میں نے منہ بگاڑا تو نہیں ہے یار.....“ عمرو نے ہنس کر کہا۔ ”ابھی تو میں نے قلاقند کھائی ہے اور منہ بہت ٹھنکا ہوا ہے۔“

”قلاقند تم نے کہاں سے لی ہے؟ کیا ہمیں نہیں کھلاؤ گے۔“ دوسرے سپاہی نے لالچ میں آ کر کہا۔ ”کھالو یار..... تم سے کیا چھپانا.....“ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے لفافہ نکالا اور قلاقند کا ایک ایک ٹکڑا نکال کر انہیں دیتا ہوا بولا۔ ”یہ میں صبح گھر سے بنوا کر لایا تھا۔ بہت حرے دار ہے۔“ دونوں سپاہیوں نے قلاقند کھائی اور کھاتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے گرتے ہی عمر و نے دروازہ کھولا اور قلعے میں ٹھس کر دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ قلعے میں آزادی سے گھومنے لگا۔



طلسمی قلعہ میں بہت بڑے بڑے اور عالیشان محل تھے۔ تمام محل خوب سجے ہوئے تھے۔ ہر محل کی دیواروں پر چراغ جل رہے تھے۔ لیکن رات کا وقت تھا اور لوگ گھروں میں آرام کر رہے تھے۔ سڑکوں پر کہیں کہیں کوئی پہرہ دار گھوم رہا تھا یا گھروں کے باہر دربان کھڑے تھے۔ عمرو نے سامنے سے آنے

والے ایک سپاہی کی نگاہوں سے بچنے کی کوشش کی۔ مگر قریب میں چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہ تھی۔ سپاہی نے بھی اسے دیکھ لیا۔ ”درشن جادوگر..... اس وقت کہاں سے آرہے ہو.....؟“ اس سپاہی نے قریب آکر پوچھا۔

”گھر جا رہا ہوں۔ میری بیوی بیمار ہے۔ اس کا پتہ کرنے جا رہا ہوں کہ کہیں حالت خراب تو نہیں ہوگئی۔“ عمرو نے جواب دیا۔ ”اچھا جلدی جاؤ..... کو تو ال جادوگر کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔“ سپاہی نے ہدایت کی۔ ”اس نے دیکھ لیا تو تم پر خفا ہوگا کہ تم اس وقت بے مقصد اور فضول کیوں گھوم رہے ہو۔“

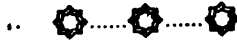
”اوہ..... کیا کو تو ال اس محل سے باہر آنے والا ہے؟“ عمرو نے سامنے واقع محل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ”ارے نہیں یار..... یہ تو کسی جادوگر کا محل ہے.....“ سپاہی نے فس کر کہا۔ یہ سن کر عمرو ایک طرف کوچل دیا۔ پہرے دار دوسری طرف مڑ گیا۔ چند قدم چلنے کے بعد عمرو نے پلٹ کر دیکھا تو پہرے دار دوسری سڑک پر مڑ کر نگاہوں سے اوچھل ہو چکا تھا۔ تب عمرو واپس پلٹا اور کسی جادوگر کے محل کی طرف بڑھنے لگا جہاں ایک دربان کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔ ”کیا بات ہے درشن جادوگر..... اس وقت کیسے آتا ہوا۔“ دربان نے پوچھا۔ ”مجھے کو تو ال جادوگر نے بھیجا ہے۔ اس کا ایک پیغام دیتا ہے تمہارے آقا کسی جادوگر کو۔ اسے میری آمد کی اطلاع دے دو۔“ عمرو نے مسکرا کر کہا۔

”مجھے پیغام دے دو..... میں آقا کو پہنچا دوں گا.....“ دربان نے کہا۔ ”ارے بے وقوف۔ پیغام کوئی کھانے پینے کی چیز ہے جو میں تمہیں دے دوں؟“ عمرو نے غصے سے کہا۔ ”یہ پیغام بہت خفیہ قسم کا ہے۔“

”اچھا..... ٹھہرو۔ میں آقا کو اطلاع دیتا ہوں تمہاری.....“ دربان نے

گھبرا کر کہا۔ پھر دربان محل میں داخل ہوا اور کبھی جادوگر کے کمرے کی طرف بڑھا۔ کبھی جادوگر کے کمرے میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ دربان نے اندر آکر کہا۔ ”حضور۔ درشن جادوگر کو تو ال کا خفیہ پیغام دینے آیا ہے۔“

”اوہ..... اسے اندر بھیج دو.....“ کبھی جادوگر نے چوکتے ہوئے کہا۔ دربان باہر چلا گیا اور کبھی جادوگر سوچنے لگا کہ نہ جانے کو تو ال جادوگر نے کس قسم کا خفیہ پیغام بھیجا ہے۔ وہ قلعے کے حکمران کا وزیر تھا۔ لیکن وہ اندازہ نہ لگا سکا۔ وہ اس سوچ میں گم تھا کہ آہٹ ہوئی۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا تو سپاہی درشن جادوگر کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔



درشن جادوگر سپاہی نے اندر آکر کبھی جادوگر کو ادب سے سلام کیا۔ کبھی جادوگر اسے پہچانتا تھا۔ وہ قلعے کے تمام سپاہیوں سے واقف تھا۔ ”ہاں..... کیا پیغام لائے ہو درشن جادوگر.....؟“ اس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

”جناب عالی۔ جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔“ درشن جادوگر نے کہا۔ ”ہاں..... ہاں..... کہو امان ہے.....“ کبھی جادوگر نے چوکتے ہوئے کہا۔ ”جناب۔ کو تو ال جادوگر کے پیغام کا تو ایک بہانہ تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں خود آپ سے ملنا چاہتا تھا تا کہ آپ کو وہ نایاب و بے نظیر تحفہ پیش کروں جو ہمارے قلعے کے حاکم کے پاس بھی نہیں ہے۔“ درشن جادوگر نے مودبانہ لہجہ کہا۔ ”اچھا..... کون سا تحفہ ہے..... کہاں ہے؟“ کبھی جادوگر نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ درشن جادوگر نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور کہنے لگا۔ ”حضور۔ یہ ہے وہ تحفہ جسے پینے والا نہ کبھی مرتا ہے اور نہ قتل ہو سکتا ہے۔ سو بار تکرار سے وار کر دو تو

ایک بار بھی زخمی نہیں ہوتا۔ اس پر نہ کوئی ہتھیار اثر کرتا ہے نہ کوئی جادو منتر۔ اسے آب حیات کہتے ہیں.....“

”وہ..... تمہیں یہ شیشی کہاں سے ملی ہے؟“ مکھی جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا۔
 ”حضور..... میں قلعے کے باہر پہرہ دینے کے دوران گشت کرتا ہوا پہاڑوں تک چلا گیا تھا۔“ درشن جادوگر کہنے لگا۔ ”وہاں ایک چٹان میں چھوٹا سا سوراخ تھا۔ اس میں سے ایک دیو کا گردن تک چہرہ باہر نکلا ہوا تھا جبکہ اس کا گردن سے نیچے کا ہر چٹان کے اندر تھا اور وہ باہر نکلنے سے معذور تھا۔ وہ دیو مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ اے جادوگر، میری مدد کرو۔ مجھے ایک جرم کی پاداش میں پرستان کے بادشاہ نے اس چٹان میں قید کر دیا ہے۔ یہ طلسمی چٹان صرف جادو سے ہی ٹوٹ سکتی ہے۔ تم مجھے اس میں سے نکال دو۔ میں نے دیو سے پوچھا کہ تمہیں اس قید سے آزاد کرانے کا مجھے کیا فائدہ؟ اس دیو نے کہا کہ میں تمہیں آب حیات دوں گا جس کا ایک قطرہ پینے سے انسان ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس دیو نے آب حیات کے تمام فائدے بتائے تو میں نے کہا کہ پہلے مجھے آب حیات کی شیشی دو پھر میں تمہیں چٹان سے نکالوں گا۔ اس نے سوراخ سے ہاتھ نکال کر مجھے یہ شیشی دے دی۔ میں نے احتیاطاً اس کا ایک قطرہ پی لیا کہ کہیں وہ دیو آزاد ہو کر مجھے مار نہ ڈالے۔ پھر میں نے ایک منتر پھونک کر چٹان کو توڑ ڈالا۔“

اس دیو نے آزاد ہو کر مجھ سے شیشی چھیننے کی کوشش کی۔ میرے انکار پر اس نے ایک بھاری پتھر اٹھا کر میرے سر پر دے مارا۔ لیکن مجھے وہ پتھر گلاب کے پھول کی طرح لگا۔ اس دیو نے مجھ سے کہا اگر تم آب حیات نہ پیتے تو یہ پتھر تمہارا سر کچل دیتا۔ مجھے اس دیو کی وعدہ خلافی پر بے حد غصہ آیا اور میں نے ایسا منتر اس پر پھونکا کہ وہ زمین کی ساتویں تہہ میں جا پہنچا اور باہر نہ نکل سکا۔ پھر میں شیشی لے کر قلعے میں

آنے لگا کہ آپ کو پیش کر کے انعام پاؤں تو دروازے پر موجود پہرہ داروں نے مجھے نہ آنے دیا۔ میں نے اپنی بیوی کی بیماری کا بہانہ بھی بتایا مگر وہ نہ مانے۔ تب میں نے انہیں نشہ آور مٹھائی کھلا کر بے ہوش کیا اور قلعے میں داخل ہو کر سیدھا یہاں آ گیا کہ آپ کو آب حیات پیش کر کے انعام پاؤں۔ اب آپ کی مرضی کہ انعام دیں یا نہ دیں۔“ درشن جادوگر سے آب حیات کا قصہ سن کر مکھی جادوگر نے حد خوش ہوا۔ وہ کہنے لگا۔ ”تم نے میرے لیے آب حیات لانے پر اپنی نوکری خطرے میں ڈال دی ہے، درشن جادوگر..... مگر بے فکر رہو۔ میں کوٹوال جادوگر سے تمہاری سفارش کروں گا کہ سپاہیوں کو بے ہوش کرنے کا جرم معاف کر دے اور تمہیں سپاہیوں پر افسر مقرر کر دے۔ انعام کے طور پر میں تمہیں ایک لاکھ سونے کے سکے دوں گا۔ لیکن پہلے میں آب حیات کو آزمائوں گا.....“ یہ کہہ کر مکھی جادوگر نے شیشی کھولی اور اس میں سے چند قطرے منہ میں ڈالے۔ پھر شیشی بند کر کے ایک طرف رکھی اور درشن جادوگر سے بولا۔ ”اب تم میرے بازو پر تلوار کا وار کر دو تا کہ پتہ چلے کہ میں زخمی ہوتا ہوں یا نہیں۔ اگر زخمی نہ ہوا تو تمہیں فوراً انعام دے دوں گا.....“ بات ختم کرتے ہی اس کا سر چکرایا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کیونکہ آب حیات اصل میں نشہ آور دوا تھی اور درشن جادوگر کے روپ میں عمرو عیار تھا۔ اس نے مکھی جادوگر کے ہاتھ سے شیشی لے کر زنبیل میں رکھی اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرہ سونے کے سکوں سے بھرا ہوا تھا۔ عمرو سونے کے سکے اپنی زنبیل میں بھرنے لگا۔ سارا مال زنبیل میں ڈال کر وہ پہلے کمرے میں آیا اور مکھی جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھنے لگا۔



سپہ سالار و کوٹوال جادوگر گشت کرنے قلعے سے باہر جا رہا تھا۔ جب وہ

جادوگر کو قلعے کے اندر گھومتے دیکھا ہو۔“ کوئوال جادوگر نے حکم دیا۔ دروازے پر مامور سپاہیوں میں سے ایک نے زخموں سے کراہتے ہوئے کوئوال جادوگر سے کہا۔ ”منصور..... مسئلہ تو یہ ہے کہ اس کجنت نے ہمیں بے ہوش کیوں کیا اور بیوی کی بیماری کا بہانہ کر کے قلعے میں کیوں جانا چاہتا تھا.....؟“

”جناب عالی!“ دوسرے سپاہی نے غصے سے کہا۔ ”اس خبیث نے ایک تو ہمیں بے ہوش کیا، دوسرا ہمیں مار بھی کھانا پڑی مفت میں۔ آپ جادو سے اس واقعہ کی حقیقت معلوم کر لیں۔“

کوئوال جادوگر کو یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر ہوا میں پھونک ماری۔ دوسرے ہی لمحے ایک الواڑٹا ہوا آیا اور کوئوال جادوگر کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا۔ پھر کوئوال سے انسانی زبان میں بولا۔ ”کیا حکم ہے میرے آقا.....؟“

”یہ بتاؤ کہ درشن جادوگر کہاں ہے اور اس نے ان دونوں دربانوں کو کیوں جھے ہوش کیا.....؟“ کوئوال جادوگر نے پوچھا۔

”میرے آقا۔ انہیں درشن جادوگر نے بے ہوش نہیں کیا.....“ الو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ ”تو کیا تمہارے باپ نے بیہوش کیا تھا انہیں.....؟“

کوئوال جادوگر غرایا۔ ”جلدی بتاؤ.....“

”میرے آقا۔ ان دونوں کو عمرو عیار نے بے ہوش کیا تھا.....“ طلسمی الو نے جواب دیا۔ ”اوہ۔ کیا بک رہے ہو گدھے کی اولاد۔ عمرو یہاں کہاں سے آگیا؟“

کوئوال جادوگر حیرت کی شدت سے دھاڑا۔ ”میرے آقا۔ میں گدھے کی اولاد نہیں۔ طلسمی الو ہوں۔“ الو نے ہنس کر کہا۔ ”عمرو طلسم ہو شراب میں لوٹ مار کر کے وہاں سے بھاگا تھا۔ طلسم کے شہنشاہ افراسیاب کو پتہ چلا تو اس نے عمرو کو اس کے ملک نہ جانے دیا۔

قلعے کے دروازے پر آیا تو وہاں دو سپاہیوں کو بے سدھ پڑے دیکھ کر اسے بے حد غصہ آیا۔ اس نے اپنے ہمراہ آنے والے چار سپاہیوں کو حکم دیا۔ ”یہ کجنت شراب پی کر دھت پڑے ہیں۔ ان کی مرمت کرو.....“ کوئوال جادوگر کا حکم پا کر چاروں سپاہی بے ہوش سپاہیوں کی ٹھوکروں اور گھونسوں سے تواضع کرنے لگے۔ مار کھاتے کھاتے ان سپاہیوں کو ہوش آگیا اور وہ چیخنے چلانے لگے۔ کوئوال کو دیکھ کر وہ دہائی دینے لگے کہ ہم بے قصور ہیں۔ ”حرام خور۔ شراب پی کر اپنے فرض سے غافل ہو جاتے ہو پھر بھی خود کو بے قصور کہتے ہو۔ آج سے تمہاری نوکری ختم اور چھ ماہ کی سزا۔“

”حضور۔ ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے شراب نہیں پی۔“ ایک سپاہی بولا۔

”ہمیں تو سپاہی درشن جادوگر نے نشہ آور قلاتہ کھلائی تھی۔“

”کیوں.....؟ وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا؟ کہاں ہے وہ کجنت.....“ کوئوال نے غصے سے پوچھا۔ ”وہ گھر جانا چاہتا تھا۔ اس کی بیوی بیمار تھی۔“ ایک سپاہی روتا ہوا بولا۔ ”شاید وہ اس وقت اپنے گھر میں ہو.....“

کوئوال جادوگر نے ان دونوں سپاہیوں کا قصور معاف کیا اور اپنے ہمراہ سپاہیوں کو حکم دیا۔ ”درشن جادوگر کو پکڑ کر میرے سامنے پیش کرو۔“

چاروں سپاہی درشن جادوگر کو پکڑنے چلے گئے اور کوئوال وہیں پر ٹھہر کر ان کا انتظار کرنے لگا۔ ٹھوڑی دیر بعد وہ سپاہی واپس آ گئے۔ ”حضور۔ درشن جادوگر اپنے گھر نہیں گیا۔“ سپاہیوں نے کوئوال جادوگر کو بتایا۔

”کیا اس کی بیوی بیمار تھی.....؟“ کوئوال جادوگر نے پوچھا۔

”نہیں جناب.....“ سپاہیوں نے کہا۔ ”وہ تو بالکل تندرست اور توانا تھی۔“

”اچھا۔ گشت کرنے والے پہرہ داروں سے پوچھو۔ شاید انہوں نے درشن

اور جادو سے اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا تاکہ وہ اپنے ملک نہ جاسکے۔ اس نے جادو سے عمرو کو بھٹکا کر اس قلعے کی طرف اس کا رخ کر دیا تاکہ وہ قلعے کے باہر گشت کرنے والے سپاہیوں کے ہتھے چڑھ جائے اور ان کے ہاتھوں مارا جائے یا گرفتار ہو جائے۔

لیکن عمرو نے عیاری کر کے قلعے کے باہر پہرہ دینے والے چار سپاہیوں کو بے ہوش کر دیا اور ایک سپاہی کا ہم شکل بن کر چاروں سپاہیوں کو ایک گہری کھائی میں پھینک دیا۔ اس نے خود کو سپاہی درشن جادوگر کا ہم شکل بنایا تھا۔ پھر وہ لوٹ مار کرنے کے لئے ان دونوں سپاہیوں کو بے ہوش کر کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔

”اچھا..... تو درشن جادوگر کے روپ میں عمرو تھا۔“ کوئوال جادوگر نے پریشان ہو کر کہا۔ ”اب قلعہ والوں کی خبر نہیں۔ عمرو انہیں لوٹ کر کنگال کر دے گا۔ جلدی بھونگو..... عمرو اس وقت کہاں ہے.....؟“ اس نے الو سے سوال کیا۔

”میرے آقا..... عمرو اس وقت کبھی جادوگر کے محل میں بیٹھا ہے۔“ الو نے جواب دیا۔ ”وہ اس کا سارا خزانہ لوٹ چکا ہے.....“

یہ سن کر کوئوال گھبرا گیا۔ اس نے الو پر پھونک ماری اور الو غائب ہو گیا۔ پھر کوئوال نے سپاہیوں سے کہا۔ ”جلدی چلو۔ کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔ اسے ہم نے فوراً گرفتار نہ کیا تو وہ کسی دوسرے محل کو لوٹ لے گا.....“ یہ کہہ کر کوئوال جادوگر کبھی جادوگر کے محل کی طرف دوڑنے لگا۔ سپاہی بھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑنے لگے۔



کوئوال جادوگر کی گھبراہٹ کی وجہ یہ بھی تھی کہ کبھی جادوگر وزیر تھا اور قلعہ والوں کی جان و مال کی ذمہ داری کوئوال پر عائد ہوتی تھی۔ چنانچہ اسے اپنی نوکری خطرے میں نظر آ رہی تھی۔ اگر عمرو کبھی جادوگر کی دولت لے کر قلعے سے

بھاگ جاتا تو اس کی سزا کوئوال کو دی جاتی اور غفلت کے جرم میں قلعے کا حاکم اسے پھانسی دینے سے بھی گریز نہ کرتا۔ وہ سپاہیوں کے ہمراہ دوڑتا ہوا جلد ہی کبھی جادوگر کے محل جا پہنچا۔ وہاں دروازے پر دربان موجود تھا اور دروازہ بند تھا۔ ”کیا درشن جادوگر کی شکل کا آدمی اندر ہے.....؟“ کوئوال نے دربان سے پوچھا۔

”جی ہاں..... وہ میرے آقا کو آپ کا خفیہ پیغام دینے اندر گیا ہے اور ابھی تک باہر نہیں آیا۔“ دربان نے بتایا۔ ”میرا خفیہ پیغام.....“ کوئوال نے حیرت سے کہا۔ ”اچھا..... ابھی اس کتے کو پکڑتا ہوں گردن سے، دروازہ کھولو.....“

دربان نے دروازہ کھول دیا۔ کوئوال نے سپاہیوں کو دروازے پر ٹھہرے رہنے کا حکم دیا اور خود تنہا محل میں داخل ہوا۔ کیونکہ وزیر کے محل میں عام آدمی یا سپاہی اجازت حاصل کئے بغیر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ کوئوال جادوگر تیزی سے چلتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا تو اندر کا منظر دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ کمرے میں کبھی جادوگر بیٹھا تھا اور فرش پر درشن جادوگر سپاہی بندھا ہوا بے ہوش پڑا تھا۔ کوئوال نے کبھی جادوگر کو سلام کیا۔ ”آؤ کوئوال۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔“ کبھی جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”عمرو نے درشن جادوگر کی شکل میں یہاں آ کر لوٹ مار کی مگر خوش قسمتی سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اسے گرفتار کر لیا.....“

”شکر ہے آپ کی دولت بچ گئی۔“ کوئوال نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”مجھے طلسمی الو نے بتایا تھا کہ عمرو آپ کے محل میں موجود ہے اور آپ کی دولت لوٹ چکا ہے.....“

”ہاں۔ لیکن میں نے اسے گرفتار کر کے لوٹی ہوئی دولت واپس رکھوا لی۔“ کبھی جادوگر نے ہنس کر کہا۔ ”پھر میں نے تمہیں طلب کرنے کے لیے طلسمی کبوتر کو

حکم دیا کہ تمہیں بلالائے۔ لیکن کبوتر نے بتایا کہ تم ادھر ہی آرہے ہو تو میں تمہارا انتظار کرنے لگا۔ اب تم عمر کو لے جا کر قید خانے میں بند کر دو۔ صبح اسے دربار میں پیش کرنا۔ یہ رات بھر یونہی بے ہوش رہے تو اچھا ہے ورنہ اس کے بھاگ جانے کا اندیشہ رہے گا۔“ مکھی جادوگر کی ہدایت سن کر کوئوال نے عمر کو اٹھایا اور مکھی جادوگر کو سلام کر کے کمرے سے نکل گیا۔



محل سے باہر آ کر کوئوال جادوگر نے عمر کو سپاہیوں کے حوالے کیا اور ان سے حکمانہ لہجے میں بولا۔ ”اے لے جاؤ اور قید خانے میں بند کر دو۔ صبح اسے قلعے کے حاکم پنکھا جادوگر کے حضور پیش کیا جائے گا۔“

سپاہی عمر کو اٹھائے قید خانے کی طرف چل دیئے۔ مکھی جادوگر باہر آ گیا۔ اس نے کوئوال جادوگر سے کہا۔ ”عمر کی وجہ سے نیند حرام ہوگئی ہے۔ آؤ ذرا ٹہلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے اپنے محل کس طرح سے سجائے ہیں۔“ کوئوال جادوگر کوئی سوال کئے بغیر اس کے ساتھ چل دیا۔ دونوں ٹہلتے ہوئے قلعے کے سبے ہوئے محل دیکھتے رہے۔ مکھی جادوگر سجاوٹ کی تعریف کرتا جا رہا تھا۔ ”ارے کوئوال۔ تم نے بھی اپنا محل سجایا ہے یا نہیں.....؟“ اچانک اس نے کوئوال سے پوچھا۔

”جی ہاں جناب۔ میری بیوی نے محل سجانے پر کافی محنت کی ہے۔“ کوئوال جادوگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”تمہاری بیوی کون؟ وہ بھنڈی جادوگرنی.....؟“ مکھی جادوگر نے چونک کر پوچھا۔ ”اسے تو میں نے دیکھا ہوا ہے۔“

”نہیں جناب۔ اس کا نام کھیتی جادوگرنی ہے۔“ کوئوال نے جلدی سے بتایا۔ ”آپ نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔“

”اچھا۔ چلو اپنے محل کی طرف۔ تمہارے محل کی سجاوٹ بھی دیکھتے ہیں اور تمہاری بیوی کو بھی.....“ مکھی جادوگر نے ہنس کر کہا۔ کوئوال اپنے محل کی طرف چل دیا۔ چند منٹ بعد وہ کوئوال کے محل جا پہنچے۔ محل میں خوب چراغاں ہو رہا تھا۔ اس کی دیواریں پھولوں کے گلہ سٹوں اور پھولوں کی لڑیوں سے سجی ہوئی تھیں۔ ”بہت خوب کوئوال جادوگر بہت خوب.....“ مکھی جادوگر نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ”سجاوٹ اتنی خوبصورت ہے تو تمہاری بیوی تو انتہائی خوبصورت ہوگی۔ جس نے اتنی زبردست سجاوٹ کی ہے کہا سے انعام دینے کو جی چاہتا ہے۔ کہاں ہے وہ؟“

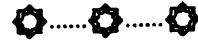
انعام کا سن کر کوئوال جادوگر لالچ میں آ گیا۔ اس نے کہا۔ ”جناب میری بیوی اندر ہے۔ تشریف لائیں۔“ مکھی جادوگر کوئوال کے ساتھ محل میں داخل ہوا۔ کوئوال جادوگر اسے ایک کمرے میں لایا جہاں ایک خوبصورت سی جادوگرنی بیٹھی سنگھار کر رہی تھی۔ اس نے مکھی جادوگر کو آتے دیکھا تو اٹھ کر ادب سے سلام کیا۔

”کھیتی۔ وزیر صاحب تم سے ملنے اور محل کی سجاوٹ پر انعام دینے آئے ہیں۔“ کوئوال نے کھیتی جادوگرنی سے کہا۔ ”جلدی سے شربت لا کر پیش کر دو۔“ ”رہنے دو۔“ مکھی جادوگر تیزی سے بولا۔ ”شربت سے مجھے قبض ہو جاتی ہے۔ میں برنی کھانا پسند کرتا ہوں۔“

”بہتر حضور..... میں ابھی برنی لاتا ہوں۔“ کوئوال جادوگر نے کہا۔ ”آپ بیٹھیں۔“ مکھی جادوگر خاموش رہا۔ کوئوال جادوگر برنی لینے محل سے باہر چلا گیا تو اس کی بیوی کھیتی جادوگرنی نے مکھی جادوگر کو کرسی پیش کی اور وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”حضور۔ آپ نے خود آنے کی کیوں زحمت کی۔ مجھے اپنے محل میں طلب کر لیا ہوتا.....“ کھیتی جادوگرنی نے اس سے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ تمہارا محل بھی دیکھنا تھا اور پرستان کی شہزادی سے چھینا ہوا عطر بھی تمہیں دینا تھا۔“ مکھی جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے جیب سے عطر کی شیشی نکالی اور بولا۔ ”لو۔ سوگھ کر دیکھو۔ کیسی پیاری پیاری خوشبو ہے تمہاری طرح۔۔۔۔۔“ مکھی جادوگر نے خوش ہو کر شیشی لی اور کھول کر ناک سے لگائی مگر سوگھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ کیونکہ عطر نشہ آور تھا اور مکھی جادوگر اصل میں عمرو تھا جس نے خود کو مکھی جادوگر کا ہم شکل بنایا ہوا تھا جبکہ اصل مکھی جادوگر کو اس نے سپاہی درشن جادوگر کا ہم شکل بنا کر اور اسے عمرو ظاہر کر کے کوتوال جادوگر کے ذریعے قید خانے بھجوا دیا تھا۔ اس نے مکھی جادوگر کی جگہ ہاتھ سے شیشی لے لی۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی زبان میں سوئی پوسٹ کر کے پٹنگ کے نیچے چھپا دیا۔ فارغ ہو کر وہ کمرے سے نکلا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔ ایک کمرے میں سونے چاندی کے سکوں سے بھرے بارہ صندوق دیکھ کر وہ خوش ہو گیا۔ اس نے زمیئل کھولی اور سارے سکے اس میں بھر کر واپس پہلے کمرے کی طرف چل دیا۔ کمرے کے پاس ہی باورچی خانہ دیکھ کر وہ اس میں داخل ہوا اور شربت کا جگ بھر کر اس میں سفوف بے ہوشی گھولا۔ پھر جگ اٹھا کر کمرے میں آ گیا۔ اس نے جگ میز پر رکھا اور کرسی پر بیٹھ کر کوتوال جادوگر کا انتظار کرنے لگا۔



کوتوال جادوگر برنی لے کر واپس آیا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو مکھی جادوگر کے ہاتھ میں شربت کا گلاس تھا جو نصف بھرا ہوا تھا۔ ”آؤ کوتوال۔ تمہاری بیوی نے بڑا مزے دار شربت بنایا ہے۔“ مکھی جادوگر گلاس میز پر رکھتا ہوا بولا۔ ”لو۔ تم بھی پیو۔“ کوتوال جادوگر نے برنی کا لفافہ اس کے سامنے رکھتے

ہوئے کہا۔ ”لیجئے برنی کھائیے۔ کچھ کتنا ہے؟“ ”دوسرے کمرے میں سر کھپانے لگی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سچے ہیروں کا ہار رکھنے لگی ہے جو میں نے اسے انعام کے طور پر دیا ہے۔“ مکھی جادوگر نے گلاس میں شربت ڈالتے ہوئے کہا۔ ”اچھا۔ آپ نے اسے ہیروں کا ہار دیا ہے۔“ کوتوال نے خوش ہو کر کہا۔ ”ہاں۔۔۔۔۔ اور وہ ہار معمولی نہیں، پورے پانچ لاکھ کا ہے۔“ مکھی جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”لو۔ پہلے شربت پی لو۔“

اس نے گلاس اٹھا کر کوتوال جادوگر کے ہاتھ میں دے دیا۔ پانچ لاکھ کے ہار کا سن کر کوتوال جادوگر بہت خوش ہوا اور بولا۔ ”بہت بہت شکریہ حضور۔۔۔۔۔“ پھر اس نے شربت کا گلاس منہ سے لگا لیا۔ لیکن شربت پیتے ہی وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

ادھر کوتوال کے حکم پر سپاہی نقلی عمرو کو اٹھائے قید کرنے کے لیے قید خانے پہنچے۔ نقلی عمرو اصل میں مکھی جادوگر تھا اور عمرو نے رنگ و روغن سے اس کی شکل درشن جادوگر جیسی بنا کر یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ عمرو عیار ہے۔ قید خانے کے انچارج روکھا جادوگر نے ان سپاہیوں سے پوچھ گچھ کی کہ وہ کسے قید کرانے آئے ہیں۔ جواب میں سپاہیوں نے کہا۔ ”جناب۔ یہ عمرو عیار ہے جو درشن جادوگر کا ہم شکل بن کر مکھی جادوگر کے محل میں لوٹ مار کرنے گیا تھا۔ لیکن مکھی جادوگر نے اسے گرفتار کر کے یہاں بھجوا دیا ہے کہ اسے صبح حاکم قلعہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔۔۔۔۔“

وہاں موجود قید خانے کے محافظوں نے جب یہ سنا کہ عمرو عیار پکڑ کر لایا گیا ہے تو وہ حیران رہ گئے۔ چند لمحوں میں ہی یہ خبر پورے قید خانے میں پھیل گئی کہ عمرو عیار کو گرفتار کر کے قید خانے میں لایا گیا ہے۔ قید خانے کے انچارج روکھا جادوگر نے سوچا کہ عمرو زبردست عیار و مکار شخص ہے، کہیں قید خانے کا دروازہ توڑ کر بھاگ نہ جائے،

قید خانے بھجوا دیا ہے۔“

”کیا.....؟“ پنکھا جادوگر حیرت سے اچھل پڑا۔ ”وہ ہمارے قلعے میں کیسے

گھس آیا تھا.....“ عمرو کی قلعے میں آمد کا سن کر پنکھا جادوگر پریشان ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمرو الچی ہے اور وہ یقیناً قلعے والوں کو لوٹنے آیا ہے۔



پنکھا جادوگر کا سوال سن کر قید خانے کا انچارج روکھا جادوگر کہنے لگا۔ ”پتہ

نہیں کہ وہ قلعے میں کیسے داخل ہوا۔ مجھے تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ عمرو کبھی جادوگر کا محل لوٹنے کی غرض سے اس کے محل میں داخل ہوا تھا اور کبھی جادوگر نے اسے گرفتار کر کے کوتوال جادوگر کے حوالے کر دیا کہ اسے صبح تک قید میں رکھا جائے اور پھر دربار میں آپ کے حضور پیش کیا جائے۔ مگر مجھے خطرہ ہے کہ اتنا بڑا اعیار کہیں قید خانے سے فرار نہ ہو جائے اور میری نوکری نہ چھن جائے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ عمرو کو اسی وقت آپ کے حضور پیش کر دیا جائے تاکہ آپ اسے جو سزا دینا چاہیں ابھی دے دیں۔ اب آپ حکم فرمائیں، لے آؤں عمرو کو.....؟“ روکھا جادوگر نے آخر میں پوچھا۔

”یقیناً عمرو کو ہماری شادی کی سالگرہ کے جشن کا علم ہوا ہوگا اور وہ یہاں لوٹ مار کرنے کی نیت سے آیا ہوگا۔“ پنکھا جادوگر نے غصے سے کہا۔ ”تم ابھی واپس جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ میں طلسم کے شہنشاہ افراسیاب کو اس کے مرنے کی اطلاع بھیج دیتا ہوں تاکہ وہاں بھی عمرو سے نجات پانے کی خوشیاں منائی جائیں۔“

پنکھا جادوگر کا حکم سن کر روکھا جادوگر نے اسے سلام کیا اور محل سے نکل کر واپس قید خانے کی طرف روانہ ہو گیا۔ ابھی وہ قید خانے سے دور ہی تھا کہ سامنے سے کوتوال جادوگر اپنے محل سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔ روکھا جادوگر نے رک کر کوتوال

اس لیے کیوں نہ اسے ابھی حاکم قلعہ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اگر وہ صبح ہونے سے پہلے قید خانے سے فرار ہو گیا تو کوتوال جادوگر اسے نہ صرف نوکری سے ہٹا دے گا بلکہ سزا بھی دلوائے گا۔ روکھا جادوگر نے فیصلہ کیا کہ وہ اسی وقت عمرو کو حاکم قلعہ کے حضور پیش کرے گا۔ اس طرح اس کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس نے عمرو کو حاکم کے پاس لے جانے سے پہلے مناسب سمجھا کہ پہلے حاکم کو اطلاع دینا اور عمرو کے بارے میں پوچھ لینا چاہیے۔ چنانچہ وہ عمرو کو قید خانے کی کوٹھڑی میں بند کر کے قید خانے سے نکلا اور حاکم قلعہ کے محل کی طرف چل دیا جو شاہی محل کہلاتا تھا۔ شاہی محل کے دروازے پر دربان کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ روکھا جادوگر نے ان سے کہا۔ ”بادشاہ سلامت کو میری آمد کی اطلاع دو..... بہت ضروری کام ہے۔“

اس کی بات سن کر ایک سپاہی محل کے اندر چلا گیا۔ وہ چند منٹ بعد واپس آیا اور روکھا جادوگر سے بولا۔ ”تم اندر جا سکتے ہو.....“ روکھا جادوگر شاہی محل میں داخل ہوا۔ وہ محل کے کمروں سے واقف تھا۔ اس لیے وہ روکھا جادوگر کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ قلعے کا حاکم اور افراسیاب کا داماد پنکھا جادوگر کمرے میں بیٹھا تھا۔ وہ اپنے ارکان حکومت سے اسی کمرے میں ملاقات کیا کرتا تھا۔ روکھا جادوگر نے کمرے میں داخل ہو کر اسے ادب سے سلام کیا۔

”ارے روکھے..... اس وقت تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی؟“ پنکھا جادوگر نے نرم لہجے میں پوچھا۔ ”صبح بار میں آجاتے.....“

”حضور..... معافی چاہتا ہوں۔“ روکھا جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ”دراصل میں نے اپنی نوکری خطرے میں محسوس کی ہے اس لیے آپ کو اس وقت زحمت دی۔ کوتوال جادوگر نے جادوگروں کے پرانے دشمن عمرو عیار کو گرفتار کر کے

جادوگر کو سلام کیا۔ ”کہاں جا رہے ہو؟“ کوئوال جادوگر نے سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔ ”قید خانے جا رہا ہوں جناب.....“ روکھا جادوگر نے گھبرا کر جواب دیا۔

”کیوں..... کدھر سے آرہے ہو اس وقت.....؟“ کوئوال نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔ اس کے انداز پر روکھا جادوگر اور بھی گھبرا گیا کہ شاید کوئوال کو پتہ چل گیا ہے کہ وہ حاکم قلعہ کے پاس گیا تھا۔ ورنہ وہ اتنی سختی سے پوچھ گچھ نہ کرتا۔ اب اگر اس نے جھوٹ بولا تو کوئوال اسے معاف نہیں کرے گا۔ ”معافی چاہتا ہوں جناب.....“ روکھا جادوگر نے پریشان لہجے میں کہا۔ ”میں دراصل عمرو کے بارے میں قلعہ کے حاکم کو بتانے گیا تھا کہ عمرو کو ابھی اس کی خدمت میں پیش کر دوں۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ عمرو قید خانے سے فرار ہو گیا تو قید خانے کے انچارج کی حیثیت سے مجھے اس کے فرار کا ذمہ دار سمجھا جائے گا اور مجھے سزا دی جائے گی.....“

”اچھا۔ پھر۔ بادشاہ نے کیا حکم دیا ہے؟“ کوئوال نے اس بار نرم لہجے میں پوچھا۔ ”اس نے کہا ہے کہ عمرو یقیناً سالگرہ کے جشن کا سن کر لوٹ مار کرنے آیا ہے اس لیے اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔“ روکھا جادوگر نے بتایا۔ ”بڑے بے وقوف ہوتم.....“ کوئوال جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”عمرو بندھا ہوا اور بے ہوش ہے۔ پھر اس کے فرار کا تمہیں اندیشہ کیوں ہوا؟ بہر حال قلعہ کے حاکم نے حکم دیا ہے تو ضرور پورا کرو۔ لیکن عمرو نے وزیر کی بھی جادوگر کے ایک لاکھ سکے لوٹے ہیں پہلے اس سے وہ واپس لینے ہیں۔“

”مگر جناب۔ عمرو کے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ میں نے اس کی تلاشی لی تھی.....“ روکھا جادوگر نے کہا۔ ”جھوٹ مت بولو روکھے۔“ کوئوال جادوگر نے غصے سے کہا۔ ”وزیر کی بھی جادوگر کی رقم اس کے پاس ہی تھی اور میں اس سے وہی وصول کرنے قید خانے جا رہا تھا۔ اگر کسی جادوگر کو اس کی رقم واپس نہ ملی تو وہ سمجھے گا

کہ ہم نے عمرو سے رقم وصول کر کے آپس میں بانٹ لی ہے۔ کبھی جادوگر وزیر ہے، کوئی معمولی دربان نہیں۔ ارے وہ تو ہم دونوں کو پھانسی پر چڑھا دے گا.....“

روکھا جادوگر نے گھبرا کر کہا۔ ”آپ یقین کریں جناب۔ عمرو کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔“

”چلو۔ تم سچے سہی۔ مگر رقم تو وزیر صاحب کو واپس دینا ہی پڑے گی۔“ کوئوال جادوگر نے کہا۔ ”اب یوں کرتے ہیں کہ پچاس ہزار سکے تم دو۔ پچاس ہزار میں ملا کر ایک لاکھ سکے وزیر کو دیتے ہیں اور جان چھڑاتے ہیں۔ ورنہ ہم دونوں کی نوکریاں بھی جائیں گی اور سزا بھی ملے گی۔“

”بہتر جناب۔ میں گھر سے رقم لاتا ہوں۔“ روکھا جادوگر نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”نہیں۔ تمہارے آنے جانے میں دیر ہو جائے گی اور کسی جادوگر حاکم قلعہ سے شکایت کرنے چلا جائے گا۔“ کوئوال نے تیزی سے کہا۔ ”چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تمہارے گھر سے رقم لینے۔ تم مجھے رقم دے کر قید خانے چلے جانا اور عمرو کو قتل کر دینا.....“

”ٹھیک ہے جناب۔ آئیے۔ میرا محل قریب ہی ہے۔“ روکھا جادوگر نے کہا۔ وہ کوئوال جادوگر کو لے کر اپنے محل کی طرف چل دیا۔



روکھا جادوگر نے اپنے محل پہنچ کر کوئوال کو ایک کمرے میں بٹھایا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ چند منٹ بعد وہ رقم کا تھیلا بھر کر لے آیا۔ ”لیجئے..... اس میں پورے پچاس ہزار سکے ہیں۔“ اس نے تھیلا کوئوال جادوگر کے سامنے رکھتے ہوئے ادب سے کہا۔ ”کیا میں انہیں گن لوں؟ کم تو نہیں ہیں نا؟“ کوئوال جادوگر نے پوچھا۔

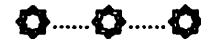
سانگرہ کی خوشی کے ساتھ ساتھ عمرو کی موت کا بھی جشن منایا جاسکے۔ آپ سب کو عمرو کی موت مبارک ہو.....“ طلسمی ناک اس کا حکم سن کر واپس فرش میں سما گیا۔ پنکھا جادوگر اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں آیا جہاں اس کی بیوی دسٹر خوان پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے کہا۔ ”کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے، پکھلے۔ تم کہاں چلے گئے تھے؟“

”میری تو بھوک اڑ گئی ہے صندل۔ خوشی کے مارے پیٹ بھر ہوا لگ رہا ہے.....“ پنکھا جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ”تم بے شک کھا لو کھانا.....“

”کیسی خوشی سرتاج.....؟“ صندل جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا۔
”در اصل جادوگروں کا خطرناک ترین دشمن عمرو پکڑا گیا ہے۔“ پنکھا جادوگر بولا۔ ”اُسے کبھی جادوگر نے پکڑا ہے اور اب وہ قید خانے میں ہے۔ قید خانے کا انچارج روکھا جادوگر مجھے اطلاع دینے آیا تھا۔ میں نے اسے حکم دیا ہے کہ عمرو کو فوراً قتل کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ میں نے تمہارے باپ شہنشاہ افراسیاب کو بھی عمرو کے قتل کیے جانے کی خوشخبری بھیج دی ہے۔“ یہ سن کر صندل جادوگر نے کہا۔ ”تم نے عمرو کو قتل کرانے میں جلدی کی۔ میں نے عہد کیا ہوا تھا کہ میرے باپ کی سلطنت کا دشمن عمرو جب بھی پکڑا گیا میں اسے جوتے مار مار کر گنجا کرنے کے بعد قتل کروں گی.....“

”ارے..... تم اپنا عہد اب بھی پورا کر سکتی ہے.....“ پنکھا جادوگر نے تیزی سے کہا۔ ”عمرو ابھی زندہ ہے۔ روکھا جادوگر تو ابھی راستے میں ہی ہوگا۔“
یہ کہہ کر اس نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک غلام اندر آیا۔ پنکھا جادوگر نے اس سے کہا۔ ”فوراً کوکوال جادوگر کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ عمرو کو قید خانے سے نکال کر یہاں لے آئے۔ ہم اسے یہاں قتل کریں گے۔“

”نہیں حضور..... میں نے گن کر ڈالے ہیں۔ ایک بھی کم نہیں۔“ روکھا جادوگر نے یقین دلایا۔ ”ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے محل سے باقی پچاس ہزار سکے منگو اکراں میں شامل کرتا ہوں۔“ کوکوال جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”تم اب قید خانے جا کر عمرو کو قتل کر دو اور اپنے دربان کو میرے پاس بھیجے جاؤ۔ اسے رقم لینے میں اپنے محل بھیجنا چاہتا ہوں.....“ روکھا جادوگر باہر آیا اور دربان سے بولا۔ ”میں قید خانے جا رہا ہوں۔ تم اندر جاؤ۔ کوکوال نے تمہیں اپنے محل بھیجنا ہے۔“
دربان کو ہدایت کر کے روکھا جادوگر قید خانے کی طرف چلا گیا۔ دربان محل میں داخل ہو کر کمرے میں پہنچا جہاں کوکوال جادوگر ایک لفافہ لیے بیٹھا تھا۔ ”کیا حکم ہے جناب! میرا آقا آپ کے محل جانے کو کہہ گیا ہے مجھے.....“ دربان نے ادب سے کہا۔ ”ہاں..... وہاں سے پچاس ہزار سکے لانے ہیں۔“ کوکوال جادوگر نے کہا۔ ”لیکن پہلے یہ برنی کھا کر بتاؤ کہ بیٹھا تیز تو نہیں ہے۔“ اس نے لفافے سے برنی کا ایک ٹکڑا نکال کر دربان کو دیا۔ دربان نے برنی کھائی اور کھاتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کیونکہ برنی نشہ آور تھی اور کوکوال جادوگر کے روپ میں عمرو عیار تھا جس نے خود کو کوکوال کا ہم شکل بنا رکھا تھا۔ وہ اٹھا اور محل کی تلاشی لینے لگا۔



پنکھا جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر فرش پر پھونکا۔ فوراً ہی فرش سے ایک طلسمی ناگ برآمد ہو کر بولا۔ ”کیا حکم ہے میرے آقا؟“

”طلسم ہو شرابا جاؤ اور میرے سر شہنشاہ افراسیاب کو خوش خبری دو کہ طلسم کا سب سے بڑا دشمن یہاں لوٹ مار کرنے آیا تھا۔ مگر میرے ایک بہادر وزیر کمسی جادوگر نے اسے گرفتار کر لیا۔ اب عمرو کو قتل کیا جا رہا ہے تاکہ کل میری شادی کی

غلام اس کا حکم سن کر محل سے نکلا اور کوتوال جادوگر کے محل کی طرف چل دیا۔ وہ محل کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کوتوال جادوگر اپنے محل سے نکل کر آتا دکھائی دیا۔ غلام نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا اور اسے پنکھا جادوگر کا حکم سنایا۔ ”تم جاؤ.....“ میں عمر و قید خانے سے نکال کر لاتا ہوں.....“ کوتوال جادوگر نے غلام سے کہا۔

غلام نے واپس محل آ کر پنکھا جادوگر سے کہا۔ ”حضور..... میں نے کوتوال جادوگر کو آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ وہ عمر و قید خانے سے نکال کر لارہا ہے۔“

پنکھا جادوگر اور اس کی بیوی صندل جادوگر کی انتظار کرنے لگے۔ چند منٹ بعد کوتوال جادوگر کی آمد کی اطلاع دینے دربان اندر آیا۔ ”ٹھیک ہے۔ اسے اندر بھیج دو.....“ پنکھا جادوگر نے دربان سے کہا۔ دربان پلٹ کر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کوتوال جادوگر عمر و کو اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے پنکھا جادوگر کو سلام کیا اور عمر و کو فرش پر ڈال دیا۔ عمر و کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور وہ بے ہوش تھا۔ ”لو صندل۔ تم عمر و کو جوتے مار کر اپنا عہد پورا کر لو۔“ پنکھا جادوگر نے صندل جادوگر سے کہا۔ ”اے منجا کر کے خنجر سے ہلاک کر ڈالو.....“

”مظہریے حضور.....“ کوتوال جادوگر نے تیزی سے کہا۔ ”پہلے حفاظتی خوشبو نکالیں اپنی اپنی ناک پر۔ کیونکہ عمر و منجا ہوگا تو اس کے بال اڑیں گے اور کوئی بال آپ کی ناک میں چلا گیا تو اس کی بدبو سے آپ کو طاعون ہو جائے گا۔“

یہ کہہ کر اس نے جیب سے عطر کی شیشی نکالی اور عطر پنکھا جادوگر اور صندل جادوگر کی ناکوں پر لگا دیا۔ مگر عطر سوگنتے ہی وہ دونوں بے ہوش ہوتے چلے گئے۔ اسی لمحے فرش سے طلسمی ناگ برآمد ہوا اور بے ہوش پنکھا جادوگر سے کہنے لگا۔ ”شہنشاہ افراسیاب نے طلسمی کتاب دیکھ کر کہا ہے کہ بندھا ہوا بے ہوش آدمی

جو تمہارے کمرے میں پڑا ہے وہ عمر و نہیں بلکہ کوتوال جادوگر ہے اور قید خانے میں بند عمر و اصل میں کبھی جادوگر ہے۔ جبکہ اصل عمر و عیار کوتوال کی شکل میں تمہارے کمرے میں موجود ہے۔ اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ عمر و طلسم ہو کر یا سے کئی جادوگروں کو لوٹ کر طلسمی تخت پر فرار ہوا تھا۔ ہم نے جادو کے ذریعے اسے بھٹکا کر تمہارے قلعے کی طرف بھیج دیا کہ وہ قلعے سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ مقصد یہی تھا کہ وہاں وہ تمہارے قلعے کے پہریداروں کے ہاتھوں مارا جائے یا گرفتار ہو جائے۔“

اتنا بتا کر طلسمی ناگ غائب ہو گیا۔ کوتوال جادوگر جو اصل میں عمر و ہی تھا مسکرانے لگا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ پھر زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ اس نے خود کو پنکھا جادوگر کا ہم شکل بنایا اور اس کا لباس پہن لیا۔ پھر اس نے پنکھا جادوگر کو اپنا ہم شکل یعنی عمر و بنایا اور زنبیل سے اپنی پوشاک نکال کر اسے پہنا دی۔ اب پنکھا جادوگر عمر و دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے صندل جادوگر کی ہاتھ پاؤں باندھے اور پنکھا جادوگر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کی زبان میں سوئی پوست کر دی۔ پھر صندل جادوگر کی کواٹھا کر پٹنگ کے نیچے چھپایا اور خود کمرے سے نکل کر محل کی تلاشی لینے لگا۔ وہ خزانے والے کمرے میں آیا اور سارا خزانہ اپنی زنبیل میں بھر کر واپس پہلے کمرے میں آ گیا۔ اس نے تالی بجائی اور ایک غلام اندر آ گیا۔ ”اے قید خانے لے جاؤ اور روکھا جادوگر سے کہو کہ اسے قتل کر کے اس کی لاش شہنشاہ افراسیاب کی طرف طلسمی تخت کے ذریعے بھیج دی جائے تاکہ افراسیاب کو عمر و کی موت کا یقین آجائے۔“

دربان نے عمر و کے ہم شکل پنکھا جادوگر کو اٹھایا اور قید خانے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی عمر و بھی محل سے نکل آیا۔ اس نے باہر کھڑے دربان کو حکم

دیا۔ ”طلسمی تخت بناؤ۔ میں قلعے کے باہر سر کرنے جاؤں گا۔“
 دربان نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا اور وہاں تخت نمودار ہو گیا۔ عمرو
 نے تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ”آؤ..... تم بھی میرے ساتھ چلو.....“
 دربان اس عزت افزائی پر خوش ہوا اور تخت پر بیٹھ گیا۔ عمرو نے تخت کو قلعے سے
 باہر چلنے کا حکم دیا۔ تخت فضا میں بلند ہوا اور اڑتا ہوا قلعے سے باہر نکل آیا۔ عمرو نے جیب
 سے برنی کا لٹافہ نکالا اور ایک ٹکڑا دربان کو دیا۔ ”لو۔ کھاؤ اور بتاؤ کہ دودھ زیادہ ہے یا
 شکر۔“ دربان نے برنی کھائی اور کھاتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ تب عمرو نے تخت کو اپنے
 ملک چلنے کا حکم دیا اور تخت اس کے ملک کی طرف پرواز کرنے لگا۔ طلسم ہوشربا کے
 شاہی دربار میں افراسیاب بیٹھا عمرو کی موت کی خوشی میں رقص دیکھ رہا تھا۔ اچانک
 آسمان سے ایک تخت دربار میں افراسیاب کے سامنے اترا۔ اس پر ایک لاش پڑی
 تھی۔ افراسیاب نے فوراً پہچان لیا کہ وہ عمرو کی لاش ہے۔ اسے خوشی ہوئی مگر حیرت بھی
 ہوئی کہ پنکھا جادوگر نے عمرو کی لاش اس کے پاس کیوں بھیجی ہے۔ اپنی حیرت دور
 کرنے کے لیے اس نے منتر پڑھ کر طلسمی کتاب پر پھونکا اور اسے کھولی کر پڑھا۔ لکھا
 تھا۔ ”یہ عمرو کی نہیں بلکہ پنکھا جادوگر کی لاش ہے جسے عمرو کی ہدایت پر قید خانے میں قتل
 کیا گیا ہے۔ جبکہ اصل عمرو پنکھا جادوگر..... ہے۔“
 یہ پڑھ کر افراسیاب صدمے سے بے ہوش ہو گیا کہ عمرو نے اس کی بیٹی
 صندل جادوگر کی کو بیوہ کر دیا تھا۔

..... (ختم شد)